رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ

فاروق

تحریک جدید کا اخبار

قادیان

ایڈیٹر: میر قاسم علی احمدی

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ہندوستان ۲/۸ · ششماہی ۱/۸ · بیرون ہند ...
قیمت فی پرچہ ۱/
مینیجر: راشد احمد خاں احمدی

تاریخہائے اشاعت: ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۳ شعبان ۱۳۵۹ھ مطابق ۷ ماہ تبوک ۱۳۱۹ھش مطابق ۷ ستمبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۳۳

دارالامان کا ہفتہ

قادیان ۵ تبوک ۱۳۱۹ھش۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ البتہ ضعف کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حرم ثانی حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو بخار اور سر درد کی تکلیف ہے۔ اور حرم ثالث کو بخار اور قے کی شکایت ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔

صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور صاحبزادی امتہ الباسط بیگم صاحبہ کو خدا کے فضل سے اب صحت ہے۔

سیرۃ النبی کے جلسے ۱۵ ستمبر کو منعقد کئے جائیں

اب کے حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جلسے منعقد کرنے کے لئے ۱۵ ستمبر کا دن مقرر فرمایا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ حسب معمول ان جلسوں کو شاندار بنانے کی کوشش کریں۔ اور مقررہ مضامین پر تقریریں کرنے کی تیاری ابھی سے شروع کر دیں۔ ...وہ نہ صرف ان جلسوں میں شامل ہوں۔ بلکہ تقریریں بھی کیا کریں۔

نغمۂ اطفال احمدیہ

هم کُفر پرستی کو دنیا سے مٹا دیں گے
خُدّام محمدؐ ہیں ہم چاکرِ احمدؑ ہیں
ہاں ابرِ کرم بن کر چھا جائینگے دُنیا پر
جو راہ صداقت کی احمدؑ نے بتائی ہے
مہدیٔ زماں کے اب محمود خلیفہ ہیں
ایثار دکھائیں گے ہر مالی و جسمانی
اسلام کی خدمت میں ہم عمر گذاریں گے
ہے بسترِ غفلت پر سوئی ہوئی دُنیا اب
آرام صلہ دیں گے آلام و مصائب کا
چھا جائینگے بادل پھر اللہ کی رحمت کے
معلوم ہے یہ ہم کو سرکش جو مخالف ہیں

توحید کے نعروں سے عالم کو جگا دیں گے
اسلام کو دنیا میں پھیلا کے دکھا دیں گے
اللہ کی رحمت کا ہر اِک کو پتا دیں گے
وہ راہ ہدایت کی ہم سب کو بتا دیں گے
جو کُچھ بھی کہیں گے وہ ہم کر کے دکھا دیں گے
حتّٰی کہ رہِ حق میں گھر بار لُٹا دیں گے
جب وقت پڑیگا تو گردن بھی کٹا دیں گے
ہم بانگِ دِرا بن کر اک بار جگا دیں گے
دُشنام کے بدلے میں دشمن کو دعا دیں گے
اور آتشِ دشمن کو گلزار بنا دیں گے
اِک دن درِ مہدی پر سر اپنے جھکا دیں گے

ہم نیک ارادوں کو لے کر ہی تو اُٹھے ہیں
محمودؔ زمانے سے باطل کو مٹا دیں گے

محمود احمد آبادی متعلم
اسلامیہ کالج لاہور

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا فاروق کے متعلق ارشاد

"فاروق کی قیمت صرف اڑھائی روپیہ سالانہ ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ اڑھائی روپیہ میں اس قسم کے اخبار کا لوگوں کو میسر آجانا غنیمت ہے۔ پس میں جماعت کے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اخبار فاروق کے خریدار بنیں۔ ڈھائی روپیہ سالانہ میں انہیں میرا خطبہ بھی مل جائے گا۔ اور خطبہ کے علاوہ اور بہت سے مضامین سے بھی وہ فائدہ اُٹھا سکیں گے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبروں کا انتخاب

لنڈن۔ ۳ ستمبر۔ اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ دس مئی کے بعد سے ہر ہفتہ جرمنی کے ساڑھے پانسو ہوا باز ہلاک ہوتے رہے ہیں۔ تاہم جرمنی کے پاس چونکہ ہوا باز کافی ہیں۔ اسلئے ابھی اسے دقت محسوس نہیں ہوئی۔

لنڈن۔ ۳ ستمبر آج وزیر جنگ نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ آئندہ چند ہفتوں میں برطانیہ پر حملہ کا خطرہ ہے۔ اس لئے ہمیں بہت چوکس رہنے کی ضرورت ہے۔ یہ خیال کرنا حماقت ہے۔ کہ موسم خزاں گذر گیا ہے۔ اسلئے اب حملہ کا خطرہ نہیں رہا۔ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں۔ کہ ہٹلر نے اپنے ارادے بدل دیئے ہیں۔

واشنگٹن۔ ۳ ستمبر۔ امریکن پریذیڈنٹ نے آج اعلان کیا۔ کہ برطانیہ کے ساتھ معاہدہ کے روسے امریکہ اسے پچاس تباہ کن جہاز دے گا۔ اور وہ امریکہ کو امریکن سمندروں میں بحری و فضائی اڈوں کی تعمیر کی اجازت دیگا۔

بخارسٹ۔ ۴ ستمبر آج تمام سرکاری عمارتوں پر فوجی پہرے لگا دیئے گئے ہیں۔ کل رات آئرن گارڈ پارٹی نے حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کی تھی۔ جس میں اسے ناکامی ہوئی۔ حکومت نے اعلان کیا ہے۔ کہ مظاہرے کرنے والوں کو نظر بند کر دیا جائیگا۔ بے چینی بہت زیادہ ہے۔ لوگ بہت بگڑے ہوئے ہیں۔

شملہ۔ ۴ ستمبر ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ ہندوستان کی ہوائی فوج کا ایک ہوائی جہاز ۳۰ اگست کے بعد واپس نہیں آیا۔ اسے رات کے وقت سمندر پر دیکھ بھال کے لئے بھیجا جاتا تھا۔ معلوم ہوتا ہے۔ اس کے ہوا باز مارے جا چکے ہیں۔

سیالکوٹ۔ ۳ ستمبر۔ زمینداروں کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے سر چھوٹو رام نے کہا۔ اگر پنجاب کے قانون انتقال اراضی (بے نامی ایکٹ) کو ہائی کورٹ نے ناجائز قرار دیا۔ تو اس میں فوراً ترمیم کر دی جائیگی۔ لیکن جب تک ایسا نہیں ہوتا۔ زمینداروں کو دیوانی عدالتوں کے فیصلوں کا احترام کرنا چاہیئے۔

لاہور۔ ۴ ستمبر۔ سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب نے آج ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ خاکساروں سے چونکہ پابندی ہٹالی گئی ہے۔ اس لئے اب گورنمنٹ ان خاکسار قیدیوں کی رہائی کے سوال پر غور کرنے کے لئے تیار ہے۔ جن پر تشدد کا الزام نہیں۔

لاہور۔ ۴ ستمبر۔ ملک برکت علی صاحب جو آل انڈیا مسلم لیگ کے رکن ہیں۔ انہوں نے آج ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ جولائی میں مسٹر جناح نے والسرائے کو ایک میمورنڈم بھیجا تھا۔ جس میں یہ صراحت کر دی گئی تھی۔ کہ وائسرائے کی اگزیکٹو کونسل میں نصف ممبر مسلمانوں میں سے ہونے چاہئیں۔ آپ نے یہ بھی بتایا۔ کہ مسٹر جناح نے خود اگزیکٹو کونسل کا ممبر بننے سے انکار کر دیا ہے۔ لیکن مسلم لیگ کی طرف سے انہیں اگزیکٹو کونسل کے مسلمان ممبروں کے انتخاب کا پورا پورا اختیار دے دیا ہے۔

دہلی۔ ۴ ستمبر۔ علامہ مشرقی نے ایک دفعہ پھر اعلان کیا ہے۔ کہ وہ ہندوستان کے بچاؤ کے لئے پچاس ہزار خاکسار والنٹیر دینے کے لئے تیار ہیں۔ علامہ مشرقی آج کل ڈیبور جیل میں ہیں۔

شملہ۔ ۳ ستمبر۔ لڑائی کے ایک سال میں ہندوستان نے نہ صرف اپنی فوجوں کے لئے بلکہ برطانوی افواج کے لئے بھی بہت سا سامانِ جنگ تیار کیا ہے۔ گولہ بارود کے کارخانوں میں روزانہ ۲۲ گھنٹے کام ہو رہا ہے۔ ۴ ہزار مستری جبری بھرتی کئے جا چکے ہیں۔ حکومت کا ارادہ ہے۔ کہ چھوٹے ہتھیاروں کی تیاری کا بھی وسیع انتظام کیا جائے۔ اس سکیم پر ڈیڑھ کروڑ روپیہ خرچ ہوگا۔ کمانڈر انچیف نے اعلان کیا ہے۔ کہ باقاعدہ فوج کے لئے اس سال ایک لاکھ سپاہی بھرتی کرنے کی تجویز تھی۔ جو بھرتی ہو چکے ہیں۔ اوسطاً ہر ماہ ۱۵ ہزار بھرتی کئے جا رہے ہیں۔ ٹریٹوریل کے ساڑھے سولہ بٹالین تھے۔ اب ۲۵ ½ کر دیے گئے ہیں۔ سمندری بیڑا پہلے سے اڑھائی گنا کر دیا گیا ہے۔ مزید اضافہ کے لئے بمبئی اور کراچی میں سکول کھولے جا رہے ہیں۔ ہوائی فوج کو چار گنا کرنے کا ارادہ ہے۔ اس سال ۲۲ کروڑ روپیہ ملکی قرضہ میں اور ایک کروڑ ۳۲ لاکھ جنگی فنڈ میں وصول ہوا۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور تحریک جدید سال ششم میں بیرون ہند کی جماعتوں کی قابل تعریف قربانیاں

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد پر کہ جماعتوں اور افراد کو اپنے وعدے سالم یا اس کا بیشتر حصہ ۱۵ اگست تک ادا کر دینا چاہیئے۔ یکم ستمبر تک نہ صرف ہندوستان کی معتدبہ جماعتوں نے اپنے وعدوں کو پورا کرنے کی جدوجہد کی ہے۔ بلکہ بیرونِ ہند کی ہندوستانی جماعتوں اور افراد نے بھی قربانیوں کا وہ شاندار نمونہ "موعود خلیفہ" کے حضور پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ جو قابل تعریف ہے۔

چنانچہ بیرون ہند کی نیروبی کی جماعت جو مرکزی جماعت اور دور دراز حصہ میں پھیلی ہوئی ہے جس کا وعدہ پونے پانچہزار شلنگ سے اوپر ہے۔ جو وعدوں کے لینے میں نہ صرف جلد تر وعدوں کی فہرست حضور کے پیش کرتی ہے۔ بلکہ تھوڑے دنوں میں اکثر احباب کے وعدے لے لیا کرتی ہے۔ وہ اپنے وعدوں کا پچانوے (۹۵) فی صدی حصہ ادا کر چکی ہے۔

بات یہ ہے۔ کہ جس جماعت کے کارکن مستعد ہوشیار اور عملاً سرگرم ہوں۔ اور درس تدریس کا سلسلہ متواتر جاری رہے۔ اور حضور کے خطبات باقاعدہ سنائے اور یاد دلائے جاتے ہوں۔ ان میں خود بخود بفضل خدا قربانیوں کی روح پیدا ہو جاتی ہے۔ اس جماعت کے کارکن اس روح کو قائم رکھتے ہیں۔ اور نہ صرف بیرون ہند کی جماعتوں کو بلکہ ہندوستانی جماعتوں کو بھی اس پر عمل پیرا ہونا چاہیئے۔

کمپالہ کی جماعت تو اپنے وعدوں کو جو سولہ سو شلنگ سے اوپر کے تھے۔ سو فی صدی پورا کر چکی ہے۔ اور اسی طرح ممباسہ کی جماعت کا بھی بڑا حصہ ادا ہو چکا ہے۔ ہانگ کانگ کی جماعت بھی ۳۹۴ کے وعدوں کو ستر فی صدی ادا کر چکی ہے۔ اور بنگال کی جماعتوں نے بھی خاص توجہ کی ہے۔ بیرون ہند کے کئی افراد اپنے وعدوں کو سو فی صدی ادا کر چکے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ کارکنوں اور احباب کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

اور بیرون ہند کی ان جماعتوں سے جو اُس ملک کے باشندوں پر مشتمل ہیں۔ انہوں نے بھی نہ صرف وعدے بھیجنے کی کوشش کی ہے۔ بلکہ وعدہ کے ساتھ ہی روپیہ بھی ارسال کر دیا ہے۔ چنانچہ مولانا صوفی مطیع الرحمٰن صاحب مبلغ امریکہ نے گذشتہ ایام میں تبلیغی دورہ کیا اسی سلسلہ میں آپ نے تحریک جدید کے مالی مطالبات کو بھی احباب کے پیش کیا۔ تو امریکن جماعتوں نے جوشاندار جواب دیا۔ وہ یہ ہے:۔

جماعت شکاگو	۳۵	ڈالر
جماعت ڈیٹون	۱۴	"
جماعت کلیولینڈ	۵ ¼ ۷	"
جماعت انڈین پولیز	¼ ۲۱	"
جماعت ینگس ٹون	۱۳	"
	½ ۵۸	ڈالر

یا ۱۵۴/۱۲/- روپے کا چیک حضور کے پیش فرمایا۔ اور صوفی صاحب نے یہ چیک حضور ایدہ اللہ کے حضور پیش کرتے ہوئے امریکہ کی جماعتوں اور افراد کے لئے دعا کی درخواست پیش کی۔ اس پر حضور ایدہ اللہ نے احباب کے لئے دعا فرمائی۔ اور جزاکم اللہ احسن الجزاء فرمایا۔ نیز سید عبد الرحمٰن صاحب کلیولینڈ نے اپنا اپنی اہلیہ اور مرحومین والدین کی طرف سے ۴۳/- ڈالر کا وعدہ کرتے ہوئے ایک سو روپیہ کی پہلی قسط پیش کی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

بیرون ہند کی جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ اپنے وعدوں کو جلد سے جلد پورا کرنے کی عملی جدوجہد کریں۔ تحریک جدید کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا تھا۔ کہ بیرون ہند کی جو جماعتیں اپنے وعدوں کو ۱۵ ستمبر تک مرکز میں داخل کر دیں گی۔ ان کے نام حضرت کے حضور دعا کے لئے پیش کئے جا سکیں گے مگر معلوم ہوتا ہے۔ کہ ڈاک کا انتظام اطمینان بخش نہیں ہے۔ اس لئے ۱۵ ستمبر کی بجائے یکم نومبر ۱۹۴۰ء تک جو جماعتیں اپنے وعدے مرکز میں سو فی صدی داخل کریں گی۔ یعنی ۲۹ رمضان المبارک تک ان کے نام دعا کے لئے ۲۹ رمضان المبارک کو پیش کئے جائیں گے۔ پس بیرون ہند کی وہ جماعتیں اور افراد جن کے وعدے ابھی پورے نہیں ہوئے۔ جیسے ایسٹ افریقہ۔ مغربی افریقہ۔ جاوا۔ سماٹرا۔ سروبایا۔ فلسطین۔ عراق عرب ایران۔ بنگال۔ برما۔ مدراس کی ہوں۔ اس تاریخ تک وعدے سو فی صدی پورے کرنی کی ابھی سے جدوجہد کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔

نوٹ:۔ بیرون ہند کے جو احباب یکم ستمبر ۱۹۴۰ء تک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاروق

جلد ۲۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۳۳

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حقانیت پر خدا تعالیٰ کے چمکتے ہوئے نشان

اے فقیہو عالمو! مجھ کو سمجھ آتا نہیں ✻ یہ نشانِ صدق پا کر پھر یہ کیں اور یہ نقار
صدق کو جب پایا اصحابِ رسول اللہ نے ✻ اس پہ مال و جان و تن بڑھ بڑھ کے کرتے تھے نثار
پھر عجب یہ علم یہ تنقیدِ آثار و حدیث ✻ دیکھ کر سَو سَو نشاں پھر کر رہے ہو تم فرار
(از حضرت مسیح موعودؑ)

خدا تعالیٰ اپنے مامورین کی صداقت کے لئے مختلف قسم کے نشانات ظاہر کرتا ہے۔ ان میں سے بعض امورِ غیبیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ جن کو پیشگوئیاں کہا جاتا ہے۔ اور پھر وہ پیشگوئیاں بھی دو اقسام کی ہوتی ہیں۔ ایک وہ جو خود اس مدعی کے ذریعہ بیان کی جاتی ہیں۔ جن سے اسکی حقانیت واضح ہوتی ہے۔ اور ایک وہ جو اس مدعی کے ذریعہ بیان نہیں کی جاتیں۔ بلکہ اس سے قبل کے انبیاء یا اولیاء اور دیگر بزرگانِ الٰہی نے خدا تعالیٰ سے معلوم کر کے دنیا میں شائع کی ہوتی ہیں۔ اور جب وہ مدعی و مامور کھڑا ہوتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ ان بزرگوں کی پیشخبریوں کو پورا کرتا ہے۔ جو پہلے سے لوگوں میں شائع و رائج ہوتی ہیں۔ جبکہ اس مدعی کا نام و نشان بھی نہیں تھا۔ اور ان سے بھی اس مدعی کا برحق ہونا روزِ روشن کی طرح یقینی ثابت ہو جاتا ہے۔

خدا تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے لئے بھی اس قسم کی بہت سی پیشگوئیاں پہلے سے کردی تھیں۔ ان میں سے بعض وہ ہیں۔ جو بزرگانِ امتِ محمدیہ نے کی تھیں۔ بعض وہ ہیں۔ جو اسلام سے قبل کے بعض بزرگوں نے کیں۔ بعض وہ ہیں۔ جو غیر مسلموں کے ذریعہ کی گئی تھیں بعض وہ ہیں۔ جو انبیاء کرام نے کی تھیں۔ اور بعض وہ ہیں۔ جن کی وضاحت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمائی تھی۔ اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں آپ کے ذریعہ پوری ہوئیں۔ ذیل میں اس قسم کے ایک نشان کا ذکر کیا جاتا ہے۔ دارقطنی کی ایک مشہور حدیث ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"انّ لمھدینا اٰیتین لم تکونا منذ خلق السمٰوٰت والارض ینخسف القمر لاول لیلۃ من رمضان وتنکسف الشمس فی نصف منہ"۔ (دارقطنی جلد ۱ صفحہ ۱۸۸)

اس حدیث کو کئی ثقہ رواۃ نے مختلف طریق سے اخراج کیا ہے۔ جیسا کہ فرقہ اہلحدیث کے ایک مشہور و معروف عالم نواب صدیق حسن خاں صاحب نے بھی لکھا ہے:۔

" اخرجہ نعیم بن حماد والوالحسن الحیری فی الجزئیات واخرج مثلہ الحافظ ابوبکر بن احمد بن الحسن وابن حماد ایضًا عن کثیر بن مرۃ الحضرمی والبیہقی ایضًا۔ (حجج الکرامہ صفحہ ۳۴۴)

حدیث مندرجہ بالا میں لمھدینا کے الفاظ کہہ کر پہلے مہدی کا اور پھر من رمضان کے الفاظ میں ماہِ رمضان کی تخصیص کرتے ہوئے دو ایسے نشانوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ جو مہدی کے سوا کسی اور کے لئے کبھی نہیں ہوئے۔ یعنی چاند اور سورج کو مہدی کے دعویٰ کے بعد ماہِ رمضان میں گرہن کا ہونا۔

بعض نادانوں نے اول لیلۃ اور فی نصف منہ کے الفاظ سے دھوکا کھایا ہے۔ کہ چاند کو پہلی اور سورج کو پندرھویں تاریخ میں گرہن ہونا چاہیئے۔ حالانکہ یہ گرہن کی تواریخ کے متعلق عام بات ہے۔ جیسا کہ نواب صدیق حسن خاں صاحب بھی لکھتے ہیں:۔

"گویم خسوف قمر نزد اہل نجوم بتقابل شمس بر ہیئت مخصوص مے شود و در غیر تاریخ سیزدہم و چہاردہم و پانزدہم اتفاق نمی افتد و ہمچنیں کسوف شمس نزد اقتران قمر بر شکل خاص در غیر تاریخ بست و ہفت و بست و ہشت و بست و نہم نمی شود"۔ (حجج الکرامہ صفحہ ۳۴۴)

یعنی چاند گرہن ۱۳-۱۴-۱۵ تاریخوں میں مخصوص ہے۔ ان تاریخوں کے سوا کسی اور تاریخ میں چاند گرہن کبھی نہیں ہوتا۔ اسی طرح سورج گرہن ۲۷-۲۸- اور ۲۹ تاریخوں کے سوا کسی اور تاریخ میں نہیں ہوتا۔

غرضیکہ چاند اور سورج گرہن کی تواریخ جب معین ہیں۔ تو اول لیلۃ اور فی نصف منہ کے الفاظ کا مطلب سمجھنے میں بھی کوئی مشکل نہیں رہ سکتی۔ کہ چاند گرہن اسکی معینہ تاریخوں میں سے پہلی رات کو اور سورج کو اسکی معینہ تاریخوں میں سے درمیانی تاریخ کو ہوگا۔ یعنی چاند کی ۱۳ اور سورج کی ۲۸ تاریخ کو یہ گرہن ایک ہی مہینے یعنی ماہ رمضان میں مہدی کے دعویٰ کے بعد لگیں گے۔

اب یہ وہ چار علامات پر مشتمل زبردست پیشگوئی تھی۔ جس سے امام مہدی کی شناخت نہایت آسانی سے کی جا سکتی تھی۔ مگر افسوس کہ دنیا نے اس نشان سے بھی فائدہ نہ اٹھایا۔ خدا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کے بعد سنہ ۱۳۱۱ھ کے رمضان کی ۱۳ کو چاند گرہن اور ۲۸ کو سورج گرہن کا نشان ظاہر فرما دیا۔ اور جب مخالفوں کو اس حجت ملزمہ قاہرہ اور برہان قاطع سے کوئی چارہ نہ بن آیا۔ تو انہوں نے یہ عذر کر دیا۔ کہ یہ تو کوئی عجیب اور انوکھی بات نہیں۔ کیونکہ اس قسم کے واقعات پہلے بھی دنیا میں ہوتے رہے ہیں۔ چنانچہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اخبار اہلحدیث ۱۹ دسمبر سنہ ۱۹۱۳ء میں اس نشان کی تکذیب کرتے ہوئے لکھا۔ کہ:۔

"سنہ ۱۳۱۱ ہجری کو رمضان میں سورج اور چاند کو گرہن ہوا۔ تو مرزا صاحب نے اپنے پر لگا یا۔ اور یہ دعویٰ کیا۔ کہ مجھ سے پہلے کبھی نہیں ہوا۔ لیکن تاریخ سے ثابت کیا گیا۔ کہ اس قسم کے گرہن ہر ۳۶ برس کے بعد ہوا کرتے ہیں۔ سابق زمانہ میں بھی ہوئے"۔

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس بیان میں یہ کہہ کر کہ ایسے گرہن "سابق زمانہ میں بھی ہوئے"۔ حدیث کے الفاظ سے جو علامت صاف ظاہر ہوتی تھی۔ اس پر پردہ ڈالنا چاہا۔ اور ساتھ ہی اپنے مسلّمہ بزرگ نواب صدیق حسن خاں صاحب کے بیان کی بھی تردید کرنے سے احتراز نہ کیا۔ کیونکہ انہوں نے اس حدیث کی صحت کا اقرار کرتے ہوئے حجج الکرامہ صفحہ ۳۴۴ میں لکھا ہے کہ:۔

"محمد بن علی گفتہ مہدی را دو آیت است کہ نبودہ از روزیکہ خدا آسمانہا و زمین آفرید"۔

کہ محمد بن علیؒ نے فرمایا ہے۔ کہ مہدی کے یہ دو نشان ایسے ہیں۔ کہ جب سے زمین و آسمان پیدا ہوئے کبھی اس طور سے ظاہر نہیں ہوئے۔ اور آگے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ مجدد الف ثانی نے بھی لکھا ہے۔ کہ مہدی کے زمانہ میں یہ دو نشان ظاہر ہوں گے۔

پس یہ نشان معمولی نہیں۔ بلکہ بہت بڑے نشان ہیں۔ اور ایسے نشان کہ مہدی کے سوا کسی اور مدعی کے لئے کبھی ظاہر ہی نہیں کئے گئے۔ مگر مولوی ثناء اللہ صاحب نے کس دلیری سے کہہ دیا۔ کہ سابق زمانوں میں بھی ایسے گرہن ہوئے۔ مگر خدا تعالیٰ کی ہزاروں ہزار رحمتیں ہوں خدا کے پاک مسیح و مہدی پر جنہوں نے ہر رنگ میں دشمن کے اعتراضات کو اڑا کر رکھ دیا۔ حضور نے پہلے سے ہی اس کا جواب دیتے ہوئے بطور چیلنج تحریر فرما دیا۔ کہ:۔

"..... کیا تم اسکی نظیر پہلے زمانوں میں سے کسی زمانہ میں پیش کر سکتے ہو۔ کیا تم کسی کتاب میں یہ پڑھتے ہو۔ کہ کسی شخص نے دعویٰ کیا۔ کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں۔ اور پھر اس کے زمانہ میں رمضان میں چاند اور سورج کا گرہن ہوا۔ جیسا کہ اب تم نے دیکھا۔ پس اگر پہچانتے ہو۔ تو بیان کرو۔ اور تمہیں ہزار روپیہ انعام ملے گا۔ اگر ایسا کر دکھاؤ۔ پس ثابت کرو۔ اور یہ انعام لو۔ اور میں خدا تعالیٰ کو اپنے اس عہد پر گواہ ٹھہراتا ہوں۔ اور تم بھی گواہ رہو۔ اور خدا سب گواہوں سے بہتر ہے۔ اور اگر تم ثابت نہ کر سکو۔ اور ہرگز ثابت نہ کر سکو گے۔ تو اس آگ سے ڈرو جو مفسدوں کے لئے تیار کی گئی ہے"۔ (نور الحق حصہ دوم صفحہ ۲۱)

اب مخالفین احمدیت کو لازم تھا۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس چیلنج کو قبول کرتے اور وہ جو اسکی مثالیں رکھنے کا دعویٰ کرتے پھرتے ہیں۔ ان کا ثبوت پیش کر کے ہزار (۱۰۰۰) روپیہ انعام حاصل کرتے۔ مگر انہوں نے اپنے عجز سے حضرت کے اس دعویٰ پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔

مگر مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے بیان سے ظاہر ہے۔ کہ انہوں نے نہ صرف یہ کہا ہے۔ کہ ایسے گرہن پہلے زمانوں میں بھی ہوتے رہے۔ جس کا جواب حضرت مسیح موعودؑ نے پہلے سے دے دیا تھا۔ جیسا کہ اوپر آچکا۔ بلکہ ساتھ ہی مولوی صاحب نے یہ بھی کہا تھا۔ کہ

"اس قسم کے گرہن ہر ۳۶ برس کے بعد ہوا کرتے ہیں"۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے دعویٰ تو کرنے کو کر دیا۔ مگر حضرت کا چیلنج قبول کرنے کی جرأت نہ کی۔ لیکن ان کی اس تحریر کے مطابق اگر سنہ ۱۳۱۱ ہجری کا گرہن بھی ایسا تھا۔ کہ جو ہر ۳۶ برس کے بعد ہوتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رہتے ہیں۔ تو ضروری تھا۔ کہ پھر بعد کے زمانہ میں ان کی بات سچی ثابت ہوتی۔ اس کے لئے خداتعالیٰ نے یہ سامان پیدا کئے۔ کہ ان کی قلم سے ہی ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء کے اخبار "اہلحدیث" میں شائع شدہ اقرار کے مطابق کہ خداتعالیٰ جھوٹے کو لمبی عمر دیتا ہے۔ تاکہ وہ اسی مہلت میں اور بھی بڑے کام کرلیں۔ اور وہ لمبی عمر پائیں۔ اور اپنی آنکھوں سے اپنے ادعا کا بطلان اور مبنی بر کذب ہونا دیکھ لیں۔ چنانچہ انہوں نے ۱۳۱۱ھ ہجری کے گرہن کے متعلق کہا۔ کہ ایسے گرہن ہر ۳۶ برس کے بعد ہوا کرتے ہیں۔ خدا نے پہلے تو مولوی صاحب کو یوں جھوٹا ثابت کیا۔ کہ وہ پہلے زمانوں میں کسی مدعی کے بعد ایسا گرہن پیش نہ کرسکے۔ اور بعد کے زمانہ میں اس طرح کہ ۱۳۱۱ھ ہجری کے ۳۶ برس بعد یعنی ۱۳۴۷ھ ہجری تک مولوی ثناء اللہ صاحب کو مرنے نہ دیا۔ اور اب نہ صرف ۳۶ برس بلکہ ۴۸ برس گذر چکے۔ مگر ۱۳۱۱ھ ہجری کے بعد ۱۳۵۹ھ ہجری تک دوبارہ اسی طور سے چاند اور سورج کو گرہن نہ ہوا۔

اس سے اچھی طرح ظاہر ہوگیا۔ کہ یہ نشان گرہن جو ۱۳۱۱ھ میں پورا ہوگیا۔ واقعی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیان فرمودہ تھا۔ اور نہ صرف آنحضرت کا بلکہ یہ ان بزرگوں کی بھی پیشگوئی قرار پاجاتی ہے۔ جن بزرگوں نے اس کے وقوع سے پہلے اسکی صحت کا کھلے بندوں اقرار کیا۔

اور جب وہ مدعی جس کے لئے یہ دو عظیم الشان نشانات تھے۔ کھڑا ہوا۔ تو خدا نے ان نشانوں کو بھی پورا کردیا۔ اور اس نے اعلان کیا کہ ؎

صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار

آسماں میرے لئے تُو نے بنایا اک گواہ
چاند اور سورج ہوئے میرے لئے تاریک و تار

پس مبارک ہیں وے جو خدا کے نشانوں کو پورا ہوتے دیکھ کر ان سے فائدہ اٹھاتے اور اپنے دلوں کی کھڑکیوں کو کھول کر آسمانی نور کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور ان نشانات سے منہ نہیں موڑتے۔

خاکسار سید احمد علی سیالکوٹی مولوی فاضل از قادیان

جاپان کا ہفتہ

(فاروق کے نامہ نگار خصوصی کی چٹھی)

اسلام اور جاپان

اسلام تاریخی طور پر بعثت اولیٰ کے زمانہ میں مشرق کی طرف چین تک پھیل چکا تھا۔ مگر جاپان اسی زمانہ میں اس نور سے محروم رہا۔ نہ تو اسلام کا کوئی مبلغ یہاں پہنچا۔ اور نہ ہی اس نے خود سیکھنے کی کوشش کی۔ کوریا اور مانچوکو کے مسلمان بھی تبلیغی روح سے آراستہ نہ تھے۔ اور نہ ہی ان کا سیاسی رسوخ اتنا تھا کہ وہ اسکو اسلام کی طرف متوجہ کرسکتے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ایک لمبے عرصے تک یہ ملک اسلام سے غافل رہا۔ اور اس سے غیر متعلقانہ سلوک کرتا رہا۔ یہاں تک کہ چین وجاپان کے درمیان جنگ شروع ہوگئی۔

اس جنگ پر اب چوتھا سال گزر رہا ہے...... ۱۹۳۸ء کے اخیر میں چین اور جنوبی جزائر کے مسلمانوں سے تعلقات اور راہ و رسم ضروری سمجھے گئے۔ اور عام اسلام سے خیرخواہی مفید گردانی گئی۔ چنانچہ اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے انہی دنوں ٹوکیو میں ایک انجمن قائم کی گئی۔ جس کا نام انجمن اسلامیہ ہے اس انتظام کے ماتحت لوگ چین اور جنوبی جزائر جاکر وہاں کے مسلمانوں کی عادات۔ رسم و رواج اور جذبات وغیرہ کا مطالعہ کرتے ہیں۔ اور پھر ریڈیو یا اخبارات کے ذریعہ ان حالات کی اشاعت کی جاتی ہے۔ بعض رسالے محض اسی غرض کے لئے جاری کئے گئے ہیں۔

اس انجمن کے زیر انتظام کبھی کبھی اجلاس بھی کئے جاتے ہیں۔ جس میں بڑے بڑے لیڈروں کے لیکچر ہوتے ہیں۔ عموماً اسلام کے سیاسی نقطہ نگاہ اور اسکی گذشتہ ترقی پر زور دیا جاتا ہے۔ چند مہینے ہوئے۔ کہ اوکاسا میں اسلامی اشیاء لباس اور تصاویر کی نمائش بھی منعقد کی گئی تھی۔ پچھلے دنوں یہ بھی انتظام کیا گیا۔ کہ تمام اسلامی کارروائیاں جو جاپان میں کی جاتی ہیں۔ ان کو ایک باتصویر سالانہ نمبر میں شائع کیا جائے۔ رسالہ اردو۔ عربی اور انگریزی میں ہو۔ اور مختلف ممالک میں اسکی اشاعت کی جائے۔ اس کے لئے غیر ملکی مسلمانوں سے موزوں اشخاص کے ایڈریس دریافت کئے گئے تھے۔ اور مجھے بھی ایک اسی قسم کا ملفوف ملا تھا۔ اسی انجمن میں مجھے بھی ایک دفعہ جانے کا اتفاق ہوا۔ اس وقت تو وہاں پر سب کارکن جاپانی ہی تھے۔ مگر اب سنا ہے۔ کہ ایک مسلمان بھی کام کرتا ہے۔ انجمن کے کارکنوں میں سے بعض کے ساتھ میرے اچھے تعلقات ہیں۔ ان کی گفتگو سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس سلسلہ طریق کار میں مسئلہ یاجوج و ماجوج۔ جاپانی اباؤ اجداد کا دیار اسلام سے آنا۔ شنتو اور اسلام میں مشابہت وغیرہ وغیرہ مسائل سے کام لیا جاتا ہے۔ اگر یہی صورت حالات رہی۔ تو امید کی جاسکتی ہے۔ کہ مستقبل قریب میں اسلام مذہب تسلیم کرلیا جائے۔ اور تبلیغ میں آسانیاں پیدا ہو جائیں۔

اس جدوجہد میں جاپان کا مطمح نظر عموماً تمام اسلامی دنیا ہے۔ اور خصوصاً وہ ممالک اور ذی اثر طبقے ہیں۔ جو اس ملک کی سیاسیات پر اثر انداز ہو رہے ہیں۔ یا عنقریب ہونے والے ہیں۔ اس لئے قدرتی طور پر تعداد رسوخ اور قبولیت عامہ قدم قدم پر پیش پیش ہیں۔ ہر ایسے طبقے کے لئے جو مذکورہ اوصاف کا مالک ہے۔ یہ مودت دراز اور مواخات کا دروازہ کھلا ہے۔ احمدیت کو فی الحال پوری توجہ نہیں دی جارہی۔ بہت حد تک مخالفانہ اثر سد راہ بن رہا ہے۔ اور جنگ کے ایام میں نئے فرقہ کی تحقیق کے لئے وقت کی قلت بھی ایک عذر ہے۔

جاپانی مسلمان کہلانے والوں کی تعداد بیس سے زائد نہیں ہوگی۔ اگر سب نہیں۔ تو اکثر کا رجحان سیاسی ہے۔ بعض جو اخلاص کے مقام پر ہیں۔ ان پر قومیت اس قدر غالب ہے۔ کہ وہ اسلام میں تبدیلی کے حامی ہیں۔ کہتے ہیں۔ کہ اسلام کو قومی اصولوں اور روایات قدیمہ کے مطابق کرلینا چاہیئے۔ کہ تا ملک میں رائج کیا جاسکے۔

قرآن کریم کے جاپانی زبان میں دو ترجمے شائع ہوچکے ہیں۔ دونوں بغیر متن کے ہیں۔ اور انگریزی ترجمہ سے جاپانی زبان میں ترجمہ کئے گئے ہیں۔ پہلے ترجمہ کے شروع میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصویر بھی دی گئی ہے۔ دوسرا ترجمہ جس کو شائع ہوئے ابھی ایک سال ہوا ہے۔ اس میں جناب مولوی محمد علی صاحب کے ترجمہ قرآن کریم سے بھی مدد لی گئی ہے۔

اسلام ایک طرف فطری مذہب ہے۔ اور ہر روح اس میں تسکین و اطمینان کا سامان پاتی ہے۔ کیونکہ اس کی طرف مائل ہونا اس کے اصولوں سے اُنس کرنا فطری جذبہ ہے۔ اور اگر روح کو اسکی فطرت کے مطابق چلایا جائے۔ تو یقیناً اس سے بڑھ کر اس کے لئے لذت وسرور کا سامان نہیں ہوسکتا۔ مگر لوگ اپنے قومی اور سیاسی مفاد کو مد نظر رکھتے ہوئے بسا اوقات اپنی قوم کو ایسے اصولوں پر کاربند کرتے ہیں۔ کہ ہوسکتا ہے۔ کچھ مدت تک ان سے قومی ترقی تو ہو مگر فطرت انسانی سے ان کو دور کا بھی تعلق نہ ہو۔ ایسے اصولوں کو رائج کرنے کے لئے جس قدر شدید نگرانی اور مضبوط پہرہ کی ضرورت ہے۔ وہ ظاہر ہی ہے۔ کیونکہ ادنیٰ سا تساہل بھی بنی بنائی عمارت کو خراب کردینے کے لئے کافی ہے۔

جاپان میں ابھی تک اسلام کے متعلق تبلیغی ٹریکٹ شائع کرنے کی اجازت نہیں۔ اور نہ ہی کوئی میٹنگ اس غرض کے لئے بلائی جاسکتی ہے۔ جس میں اسلام کا اسلامی نقطۂ نگاہ سے بیان ہو۔ البتہ انفرادی تبلیغ کا راستہ کھلا ہے۔ اور اس میں کامیابی کی بھی پوری پوری امید ہے۔ مگر جنگ کے ایام میں ایسے قوانین کا نافذ ہونا جو مذہبی کارروائی کے خلاف ہوں۔ کوئی بعید بات نہیں۔

بالآخر تمام قارئین کرام اور دیگر بزرگان سلسلہ سے نہایت عاجزانہ طور پر دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ کہ خداتعالےٰ میرے گناہوں پر پردہ پوشی فرما کر محض اپنے فضل سے احمدیت کو ترقی دے۔ اور دیرینہ پیاسی ارواح کو آسمانی پانی سے سیراب کردے۔ آمین فقط

(خاکسار حافظ عبدالغفور جالندھری)

چندہ مقامی جماعت کی معرفت ارسال کیا جائے

بعض دوست مقامی کارکنوں سے کسی بات پر ناراض ہوکر مرکز میں براہ راست چندہ ارسال کرنا شروع کردیتے ہیں۔ اس کے متعلق بذریعہ اعلان ہذا اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ترسیل چندہ کا یہ طریق پسند نہیں۔ چنانچہ حضور نے فرمایا ہے۔ کہ اگر کوئی دوست عمداً بغیر وساطت جماعت مقامی براہ راست چندہ ارسال کریگا۔ تو اس کا چندہ قبول نہیں کیا جائے گا۔ براہ راست چندہ ارسال کرنا نہ صرف وحدت کی روح کے منافی ہے۔ بلکہ یہ اختلاف و انشقاق کا ممد بھی ہے۔ اور نظام سلسلہ ایسے رویہ کو برداشت نہیں کرسکتا۔ اسلئے آئندہ کے لئے دوست محتاط رہیں۔ اور اگر کوئی دوست کسی خاص وجہ سے براہ راست چندہ ارسال کرنا ضروری سمجھیں۔ تو وجوہات بیان کرکے دفتر ہذا سے اجازت حاصل کرلیں۔ (ناظر بیت المال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہائیوں کا نسخ قرآن مجید پر مناظرہ سے صریح فرار

احمدی مبلغ اور بہائی مولوی کی اصل خط و کتابت

مندرجہ ذیل خط و کتابت مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب فاضل جالندھری نزیل سری نگر کی مولوی عبداللہ صاحب وکیل سری نگر۔ جو بابی فرقہ کے خاص فرد ہیں۔ مناظرہ کے متعلق ہوئی۔ جس کو مکرم ابوالعطاء صاحب نے فاروق میں شائع کرنے کے واسطے ارسال فرمایا ہے۔ اس لئے اسکو شائع کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

قرآن مجید ایک محکم شریعت ہے۔ غیر احمدی مولویوں کا عقیدہ تھا۔ کہ اسکی بیسیوں یا سینکڑوں آیات منسوخ ہیں۔ بہائیوں نے ترقی کر کے ساری شریعت اسلامیہ کو منسوخ قرار دے کر نئی شریعت ایجاد کرنے کا ادعاء کر دیا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ قرآن مجید کی نہ ساری آیات اور نہ کچھ آیات منسوخ ہیں۔ بلکہ قرآن پاک ہمیشہ کے لئے ایک زندہ کتاب ہے۔ غیر احمدیوں کو بھی اپنے اس دعویٰ کے ثبوت کے لئے میدان میں نکلنے کی جرأت نہیں ہوتی۔ اور بہائیوں کو بھی اس موضوع پر جو ایک فیصلہ کن موضوع ہے۔ گفتگو کرنا از حد مشکل نظر آتا ہے۔ وہ اپنی خود ساختہ شریعت کو دنیا سے چھپاتے ہیں۔ اور قرآن مجید کے منسوخ ہونے کے دعویٰ کو ثابت کرنے کی ہمت نہیں رکھتے۔ کشمیر میں مولوی عبداللہ صاحب بہائی ہیں۔ وہ خفیہ خفیہ بہائی پروپیگنڈا کرتے رہے ہیں۔ بظاہر غیر مبایع تھے۔ اور در اصل عرصہ سے بہائی تھے۔ میں اوائل جولائی سنہ ۴۲ء میں کشمیر آیا۔ اور میں نے "قرآن مجید زندہ کتاب اور غیر منسوخ شریعت ہے" کے عنوان سے ایک اشتہار ۱۱ر جولائی کو شائع کیا۔ جس پر میرے اور مولوی عبداللہ صاحب کے درمیان سلسلہ خط و کتابت شروع ہو گیا۔ اگرچہ یہ اشتہار ایک مرتبہ فاروق میں چھپ چکا ہے۔ مگر اب خط و کتابت کے تسلسل کو قائم رکھنے کے لئے اس کا اندراج ضروری ہے۔

میرا پہلا اشتہار

لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ

قرآن مجید زندہ کتاب اور غیر منسوخ شریعت ہے

بابیوں اور بہائیوں کو فیصلہ کے لئے کھلی دعوت

اہل بہاء کا عقیدہ ہے۔ کہ قرآنی شریعت منسوخ ہے۔ اب اس پر عمل کر کے کوئی شخص نجات نہیں پا سکتا۔ ان کے نزدیک سید علی محمد باب کی کتاب "البیان" نے قرآن مجید کو منسوخ کر دیا۔ باب نے تو یہاں تک حکم دیا ہے۔ کہ بابیت کی کتابوں کے علاوہ قرآن مجید۔ انجیل۔ تورات وغیرہ کتب کو بالکل مٹا دیا جائے۔ لکھتا ہے:۔

"امر شدہ بر محو کل الکتب الا آنکہ در اثبات امر اللہ و دین او نوشتہ شود" (البیان قلمی صفحہ ۲۱۵)

اہل بہاء کے نزدیک "البیان" کے چند سال بعد بہاء اللہ کی تصنیف "الاقدس" نے البیان کو بھی منسوخ کر دیا۔ حالانکہ ان کے عقیدہ میں البیان خود بہاء اللہ کی ہی نازل کردہ کتاب تھی۔ بابیوں اور بہائیوں کی یہ دونوں مزعومہ شریعتیں خاص طور پر مخفی رکھی جاتی ہیں۔ جس کی خاص وجوہات ہیں۔ بہر حال اہل بہاء کا دعویٰ ہے۔ کہ قرآن مجید اب زندہ کتاب نہیں۔ بلکہ منسوخ اور ناقابل عمل ہے۔

جماعت احمدیہ کا عقیدہ ہے۔ کہ قرآن مجید کا ایک لفظ اور ایک حرف بھی منسوخ نہیں ہو سکتا۔ وہ ایک زندہ کتاب ہے۔ اور جب تک نسل انسانی اس صفحہ زمین پر آباد ہے۔ قرآن مجید ہی نجات کا ذریعہ ہے۔ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں۔ مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو۔ اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو۔ تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔" (کشتی نوح صفحہ ۱۳)

غرض احمدیت اور بہائیت دو متخالف تحریکیں ہیں۔ بہائیت کا مقصد قرآن مجید کو منسوخ کتاب ثابت کرنا ہے۔ اور احمدیت کی غرض و غایت قرآن مجید کو زندہ کتاب اور غیر منسوخ شریعت ثابت کرنا ہے۔ اگر نعوذ باللہ قرآن مجید منسوخ ہے۔ تو بہائیت درست اور بہاء اللہ کا دعویٰ حق بجانب ہے۔ اور اگر قرآن مجید کا ایک حکم بھی منسوخ نہیں ہوا۔ اور نہ ہو سکتا ہے تو بہائیت اور بہاء اللہ کے دعویٰ کے بطلان پر مزید بحث کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ نیز قرآن مجید کے زندہ اور محکم کتاب ثابت ہو جانے سے احمدیت کی صداقت روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے۔ پس میں بہائی اصحاب کو کھلی دعوت دیتا ہوں۔ کہ اس موضوع پر جو احمدیت اور بہائیت میں فیصلہ کن ہے۔ مناسب شرائط طے کر کے تحریری و تقریری طور پر سیر حاصل بحث کر لیں۔ کیا کوئی بہائی دوست اس مخلصانہ دعوت کو قبول کریں گے؟ خاکسار ابوالعطاء جالندھری مبلغ جماعت احمدیہ۔ نزیل سری نگر ۱۱/۷/۴۲

میرا پہلا خط بنام مولوی محمد عبداللہ صاحب بہائی سری نگر

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

آج مورخہ ۲۰ر جولائی سنہ ۴۲ء کو بعد نماز جمعہ ایک دوست نے تین سوالات (جو آپ کی قلم سے لکھے ہوئے تھے۔ مگر ان پر آپ کا نام مرقوم نہ تھا۔ نہ دستخط تھے) یہ کہہ کر پیش کئے۔ کہ مولوی محمد عبداللہ صاحب نے لکھے ہیں۔

جناب مولوی صاحب! آپ نے بہائیت کی تائید میں کافی پروپیگنڈا کیا ہے۔ اور غالباً اب تو آپ کھلم کھلا بہائی ہو چکے ہیں۔ بہر حال ہم یہ چاہتے ہیں۔ کہ اب احمدیت اور بہائیت میں فیصلہ کن تحریری و تقریری تبادلہ خیالات ہو جائے۔ چونکہ اساس نزاع دونوں فریقوں میں یہ ہے۔ کہ آیا شریعت محمدیہ منسوخ ہے یا نہیں؟ اگر شریعت محمدیہ منسوخ ثابت ہو (نعوذ باللہ) تو بہائی تحریک کو درست ماننا پڑیگا۔ اور اگر شریعت محمدیہ منسوخ نہیں ہے۔ تو بہائیت کے بطلان پر مزید دلیل کی ضرورت نہیں۔ اس لئے میں نے ۱۱ر جولائی سنہ ۴۲ء کو ایک اشتہار "بابیوں اور بہائیوں کو فیصلہ کے لئے کھلی دعوت" کے عنوان سے اسی بارے میں شائع کیا۔ مجھے یقین ہے۔ کہ آپ نے یہ اشتہار ملاحظہ فرمایا ہے۔ مگر چونکہ آپ کے سوالات میں اس امر کا قطعاً اشارہ نہیں۔ اس لئے میں اس جواب کے ہمراہ پھر ایک نسخہ اشتہار مذکور کا ارسال کرتا ہوں۔ تا آپ صحیح طریق فیصلہ کو اختیار فرما کر ممنون فرمائیں۔

جناب مولوی صاحب! آپ کے سوالات کا لب لباب یہ ہے۔ کہ آیت لو تقول سے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی صداقت کے جناب بہاء اللہ کے دعویٰ کی بھی تائید ہوتی ہے۔ سنا ہے۔ کہ آپ کو اس موضوع پر بہت ناز ہے۔ اس لئے میں علاوہ شریعت اسلامیہ کے نسخ و عدم نسخ کی بحث کے اس موضوع پر بھی بحث کے لئے تیار ہوں۔ کہ آیا آیت لو تقول کی رو سے جناب بہاء اللہ کا دعویٰ سچا ثابت ہوتا ہے۔ یا نہیں۔ اس لئے آپ ہر دو مضمونوں پر تحریری و تقریری یا صرف تحریری بحث کے لئے آمادگی کا بذریعہ خط اظہار فرمائیں۔ تا باہم مل کر مناسب شرائط طے کر کے اس کار خیر کو جلد تر شروع کر دیا جائے۔

جناب مولوی صاحب! اگر خدا نخواستہ آپ اساسی مسئلہ یعنی شریعت محمدیہ کے نسخ و عدم نسخ پر بحث کے لئے آمادہ نہ ہوں۔ تو آپ کی تحریر آنے پر کہ میں اس کے لئے تیار نہیں ہوں۔ مجھے یہ بھی منظور ہے۔ کہ صرف آیت لو تقول اور جناب بہاء اللہ کے دعویٰ پر بحث ہو۔ سنا ہے۔ کہ آپ تقریری گفتگو کو پسند نہیں فرماتے۔ اس لئے میں یہ بھی منظور کرتا ہوں۔ کہ بحث صرف تحریری ہو۔ پرچہ جات بعد اختتام مناظرہ بلا حاشیہ و ضمیمہ فریقین کے مشترکہ خرچ پر طبع کرا کے شائع کرا دیئے جائیں۔ میرے نزدیک ہر دو مواضیع کے لئے نو نو پرچے کافی ہیں۔ پانچ مجیب کے اور چار معترض کے۔ اگر آپ صرف ایک ہی موخر الذکر مضمون پر مناظرہ کے لئے تیار ہوں۔ تو اس صورت میں صرف نو پرچے ہوں گے۔ پانچ ہمارے کیونکہ ہم مجیب ہیں۔ اور چار آپ کے کیونکہ آپ معترض ہیں۔

جناب مولوی صاحب! براہ کرم محض تحقیق حق کو مد نظر رکھ کر اس عریضہ کا جواب جلد تر ارسال فرمائیں۔ خاکسار ابوالعطاء جالندھری مبلغ جماعت احمدیہ نزیل سری نگر ۲۰/۷/۴۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی محمد عبد اللہ صاحب بہائی کا میرے نام پہلا خط

حضرت مولانا المکرم فاضل جالندھری
مبلغ جماعت احمدیہ قادیان ۔ نزیل سری نگر۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

بجواب نوازشنامہ عرض ہے۔ کہ

۱۔ مجھ خاکسار نابکار کو اپنے اطمینان کی ضرورت تھی۔ سوال نہایت مختصر اور سادہ تھا۔ کہ بہاء اللہ کا دعویٰ مامور من اللہ ہونے کا خواہ قابل قبول ہو۔ یا نہ۔ مگر جبکہ اس کا دعویٰ میرزا صاحب سے پہلے صاحب وحی و شریعت ہونے کا ہے۔ اور میرزا صاحب سے زیادہ مہلت پا چکا ہے۔ تو میرزا صاحب کا دعویٰ ہی غلط اور ناقابل قبول ہو جاتا ہے۔ لہذا میں نے کمال عاجزی کے ساتھ تقریرًا و تحریرًا حضرت خلیفہ قادیان سے لے کر دیگر علماء جماعت احمدیہ سے التجا کی تھی۔ کہ وہ مجھے اس بارہ میں مطمئن فرمائیں۔ چنانچہ دیگر خط و کتابت کے علاوہ اشراق حقیقت و اپیل بنام علمائے قادیان جو شامل عریضہ ہذا ارسال ہے۔ عمل میں آئی۔ آپ بھی بغور پڑھیں۔ اب مولانا عبد الرحیم صاحب نیرؔ کی طرف سے بھی جواب آیا ہے۔ جو میرے پاس موجود ہے۔ اس تمام تقریری و تحریری تحقیقات کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مجھے اس بات کا اطمینان ہو گیا۔ کہ ساری احمدی دنیا جواب دینے سے اور اپنا دعویٰ ثابت کرنے سے قاصر ہے۔ اسی لئے مجھے اس بات کا بھی یقین ہو گیا۔ کہ حضرت میرزا صاحب بھی حکیم محمود زرقانی کے مقابلہ میں لاجواب رہے تھے۔ ان وجوہات کی بناء پر میں احمدیت سے آزاد ہو گیا ہوں۔ با ایں ہمہ میں حضرت میرزا صاحب کو کاذب نہیں جانتا۔ وہ عاشق رسول تھے۔ ملہم تھے۔ مگر اجتہادی غلطیوں میں مبتلا رہے۔ جیسا کہ حضرت خواجہ فرید وقت کی رائے ہے۔ جس کی تردید میرزا صاحب نے نہیں کی۔ لیکن اس کے معنی یہ نہیں۔ کہ معاذ اللہ میں نے قرآن کریم کو چھوڑ دیا۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ قرآن پر میرا ایمان بڑھ گیا۔ اس لئے میرے دین کی بنیاد ہی قرآن پر ہے۔ ان ھٰذا القرآن یھدی للتی ھی اقوم ۱۲۔

۲۔ اب آپ خود ہی انصاف فرمائیں۔ کہ فیصلہ شدہ اور طے شدہ امور پر یا غیر متعلق باتوں پر از سر نو بحث کا میدان تلاش کرنا کیا معنی رکھتا ہے۔ جبکہ سب سے پہلے میری اپیل دائر ہو چکی ہے تو اس کو چھوڑ کر بحث و مباحثہ کی نئی طرح ڈالنا کسی احمدی کے لئے جائز نہیں۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے۔ کہ اب بھی اگر کوئی صاحب میری اپیل کا جواب تحریر فرمائیں۔ تو میں اس پر غور کرونگا۔ مگر رسمی مباحثات سے مجھے نفرت ہے۔ کیونکہ ان مباحثات کا نتیجہ بجز خرابی کے اور کچھ نہیں۔

۳۔ جناب مولانا میرے دل میں آپ کا بہت احترام پیدا ہو گیا ہے۔ کیونکہ آپ نے دیگر علماء کی طرح احمدیت کو بچانے کے لئے یہ غلط راستہ اختیار نہیں فرمایا۔ کہ بہاء اللہ الوہیت کا مدعی ہے نہ پیغمبری کا۔ آپ نے صاف لکھا ہے۔ کہ اساسی نزاع یہ ہے۔ کہ شریعت محمدیہ منسوخ ہے یا نہیں۔ اور اگر شریعت محمدیہ منسوخ ہو۔ تو بہائیت درست ہے۔ اس بیان سے آپ نے انصاف کے ساتھ واضح کر دیا۔ کہ بہاء اللہ کا دعویٰ پیغمبری کا ہے۔ کیونکہ رسول کے سوا احکام شرعی کو منسوخ کرنا اور کسی کا کام نہیں۔ لیکن میں نہایت ادب کے ساتھ عرض کرتا ہوں۔ کہ احمدیت میں شریعت محمدیہ کا منسوخ ہونا یا نہ ہونا اساسی مسئلہ نہیں۔ جیسا کہ آئندہ ضمن ۴ میں بیان ہوگا۔ بلکہ اساسی مسئلہ صرف یہ ہے۔ کہ بہائیت کی موجودگی میں میرزا صاحب رسول ہیں یا نہ کیونکہ شریعت کی تنسیخ و عدم تنسیخ رسالت کی فرع ہے۔ لہذا دعویٰ رسالت کا امتحان ہی مقدم ہے۔

۴۔ آپ کے نزدیک احمدیت کے سوا اسلام اور قرآن نجات کے لئے کافی نہیں۔ کیونکہ حضرت میرزا صاحب نے مجموعہ اشتہارات صفحہ ۲۷۴ میں اعلان فرمایا ہے۔ کہ خدا کہتا ہے۔ کہ جو شخص تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا۔ وہ جہنمی ہے۔ پس جبکہ اسلام اور قرآن پر عمل کرنے کے باوجود انسان میرزا صاحب کی بیعت کے بغیر جہنمی ہے۔ اور غیر احمدی کی اقتدا میں نماز اور اس کا جنازہ اور اس کو رشتہ دینا اور جہاد حرام ہے۔ تو کیا میرزا صاحب نے بعض شرعی احکام کو منسوخ کر دیا یا نہیں۔ اور میرزا صاحب نے اربعین میں یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ میرے الہام میں اوامر بھی ہیں اور نواہی بھی۔ اور یہی شریعت ہے۔ اور حضرت علامہ نور الدین خلیفہ اول کا بیان جس پر جماعت احمدیہ کا اجماع امت ہو چکا ہے۔ یہ ہے۔ کہ اگر میرزا صاحب صاحب شریعت ہونے کا دعویٰ کریں۔ اور قرآنی شریعت کو منسوخ قرار دیں تو بھی مجھے انکار نہ ہو۔ پس جبکہ احمدیت نے فسخ شریعت کو جائز قرار دیا۔ یا بعض احکام کو منسوخ کر دیا۔ تو مطابق اپنے اشتہار کے آپ کے ذمہ فرض عائد ہوتا ہے۔ کہ آپ فورًا اعلان کر دیں۔ کہ بہائیت درست ہے۔

۵۔ حیرت کا مقام ہے۔ کہ آپ جیسا جلیل القدر عالم کہہ رہا ہے۔ کہ اگر شریعت محمدیہ منسوخ ہو۔ تو بہائیت درست ہے۔ جناب مولانا دلیل اور مدلول میں رابطہ ہونا ضروری ہے۔ لیکن اس میں کونسا رابطہ ہے۔ یعنی اگر احمدیت میں نسخ شریعت جائز ہو۔ یا کسی دوسرے طریقہ سے ثابت ہو۔ کہ شریعت محمدیہ منسوخ ہے۔ تو بہائیت کا درست ہونا لازم آ جائے۔ کیا اس وقت مسلمانوں کی حالت یہ ثابت نہیں کرتی۔ کہ انہوں نے خود ہی اسلام کو ناقابل عمل بنا دیا ہے۔ اسی وجہ سے آپ اپنے خط میں اسلام اور بہائیت میں نہیں۔ بلکہ احمدیت اور بہائیت میں فیصلہ کرانا چاہتے ہیں۔ تو محض ان حالات کی وجہ سے کیا بہائیت کا درست ہونا لازم آئے گا۔ ہرگز نہیں۔ سید ھا راستہ یہ ہے۔ کہ قرآن کریم سے معیار رسالت تلاش کیا جائے۔ اور اس معیار پر قادیانی اور ایرانی مدعی کا امتحان لیا جائے۔ اور جو کامیاب ہو۔ اسکو قبول کیا جائے۔ اس کے لئے غور و فکر کی ضرورت ہے۔ نہ رسمی بحث و مباحثہ اور الفاظ پرستی کی۔ لہذا میں آپ کی تجویز سے متفق نہیں۔ آپ اس خط کو شائع فرما سکتے ہیں۔ میں کوئی خرچ برداشت نہیں کر سکتا۔ میں غریب آدمی ہوں۔ اور نہ مجھے ضرورت ہے۔ دوستانہ طریق پر تحریرًا جہاں تک ممکن ہوگا سوالات کا جواب عرض کرتا رہوں گا۔ محمد عبد اللہ وکیل

۹ ساون ۱۹۹۷ء مطابق ۲۳/۷/۴۰۔

۲/۸/۴۰ کو موصول ہوا۔ ابو العطاء

مولوی عبد اللہ صاحب بہائی کے نام میرا دوسرا خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرم جناب مولوی محمد عبد اللہ صاحب وکیل

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

۱۔ آپ کا خط محررہ ۲۳ ر جولائی ۱۹۴۰ء موصول ہوا۔ میں نے اپنے اشتہار میں بہائی تحریک اور احمدیت میں فیصلہ کے لئے "نسخ قرآن و عدم نسخ قرآن" کو اساسی مسئلہ لکھا ہے۔ اور اس پر فیصلہ کن بحث کے لئے ہر بہائی کو مخلصانہ دعوت دی ہے۔ پھر میں نے اپنے خط مورخہ ۲۰/۷/۴۰ میں اس موضوع کے علاوہ آپ کی خدمت میں صاف لکھا۔ کہ دوسرا موضوعِ گفتگو یہ بھی قرار دے لیا جائے۔ کہ "آیا آیت لو تقول کی رو سے جناب بہاء اللہ کا دعویٰ سچا ثابت ہوتا ہے یا نہیں"۔ بلکہ میں نے یہاں تک لکھا تھا۔ کہ آپ اگر بوجوہات موضوع اول پر تحریری تبادلہ خیالات کرنے کے لئے تیار نہ ہوں۔ تو مجھے اطلاع دیں۔ اندریں صورت صرف موضوع دوم پر تبادلہ خیالات ہو جائے گا۔ میرے خط سے ظاہر ہے۔ کہ میں نے نہایت رواداری اور انصاف سے آپ کو دعوت دی تھی۔ یقینًا ہر انصاف پسند انسان میرے اس بیان کی تصدیق کرے گا۔

۲۔ مجھے حیرت ہے۔ کہ آپ نے میری اس مخلصانہ دعوت کو کیوں رد کر دیا۔ اور کیوں لکھ دیا ہے۔ کہ "میں آپ کی تجویز سے متفق نہیں"۔ مزید حیرت یہ ہے۔ کہ آپ نے میری دعوت میں کوئی خرابی بھی نہیں بتائی۔ آخر کیا بابی اور بہائی قرآنی شریعت کو منسوخ نہیں مانتے۔ اور بابی قرآن مجید کی جگہ البیان کو ذکر نہیں کرتے۔ اور بہائی الاقدس کا نام نہیں لیتے؟ جب یہ سب کچھ کیا جاتا ہے۔ تو اس پر سیر حاصل تحریری بحث سے اعراض کیونکر جائز ہے؟ سچ مچ میں حیران ہوں۔ کہ آپ نے یہ کیا کیا۔ کہ اصولی اور باقاعدہ بحث سے جو تحریری ہونی تھی۔ صاف انکار کر دیا۔ اچھا اگر آپ اس کے لئے تیار نہیں ہوئے۔ تو اب تو آپ کے جناب علمی صاحب بھی تشریف لے آئے ہیں۔ ان کو ہی تیار کریں۔

۳۔ آپ لکھتے ہیں۔ "فیصلہ شدہ اور طے شدہ امور پر یا غیر متعلق باتوں پر از سر نو بحث کا میدان تلاش کرنا کیا معنی رکھتا ہے"۔ جناب مولوی صاحب! میرے پیش کردہ دونو موضوع گفتگو نہ فیصلہ شدہ و طے شدہ امور ہیں۔ اور نہ ہی غیر متعلق باتیں ہیں۔ کیا قرآن مجید کا منسوخ ہو جانا فیصلہ شدہ۔ طے شدہ یا غیر متعلق امر ہے؟ کیا جناب بہاء اللہ کو آیت لو تقول کے مطابق پرکھنا غیر متعلق بات ہے یا یہ فیصلہ شدہ اور طے شدہ ہے؟ خدا کے لئے ذرا تو انصاف سے کام لیں۔ کچھ خوف خدا کو دل میں جگہ دے کر بتلائیں۔ کہ میرے ان پیش کردہ دونو موضوعوں میں سے کس کے متعلق آپ کے مندرجہ بالا ریمارکس درست قرار پا سکتے ہیں؟

۴۔ جناب مولوی صاحب! میں نے لکھا تھا۔ کہ بہائیت اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں اساسی نزاع یہ ہے۔ کہ آیا شریعت محمدیہ منسوخ ہے یا نہیں۔ آپ میرے اس بیان سے استدلال کرتے ہیں۔ کہ گویا میرے نزدیک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جناب بہاء اللہ کا دعویٰ پیغمبری کا ہے۔ نہ الوہیت کا۔ کیونکہ بقول آپ کے "رسول کے سوا احکام شرعی کو منسوخ کرنا اور کسی کا کام نہیں"۔ میرے نزدیک آپ کا یہ استدلال درست نہیں۔ کیونکہ سچی شریعت کے نسخ کا جھوٹا دعویدار ضروری نہیں۔ کہ مدعی رسالت ہی ہو۔ بلکہ ہو سکتا ہے۔ کہ وہ الوہیت کا مدعی ہو۔ یا وہ دہریہ ہو کر لوگوں کو بیدینی کی دعوت دیتے ہوئے شریعت کے منسوخ ہونے کا اعلان کر دے۔ مدعی الوہیت تو بہر حال سابقہ شریعت کو منسوخ قرار دے گا۔ مدعی الوہیت کے پیرو بھی یہی طریق اختیار کیا کرتے ہیں۔ دیکھئے حضرت مسیح علیہ السلام نے الوہیت کا دعویٰ نہیں کیا۔ مگر چونکہ نصاریٰ ان کو خدا مانتے ہیں۔ اس لئے وہ سابقہ شریعت کو منسوخ کہتے ہیں۔ بلکہ نفس شریعت سے ہی بیزاری کا اعلان کرتے ہیں۔ پس یہ کہنے سے کہ بہائیت اور احمدیت میں اساسی نزاع نسخ و عدم نسخ قرآن مجید کا مسئلہ ہے۔ ہرگز یہ لازم نہیں آتا۔ کہ جناب بہاء اللہ پیغمبری کے دعویدار تھے۔ الوہیت کے نہ تھے۔ اس کے لئے تو ہمیں اپنے قیاس سے کام لینے کی بجائے ان کا نفس دعویٰ دیکھنا چاہیئے۔ ہاں اتنا تو بالکل واضح ہے۔ کہ جناب بہاء اللہ کا دعویٰ نبوت و پیغمبری کا دعویٰ نہ تھا۔ بہائیوں کے ایک بڑے عالم ابوالفضل لکھتے ہیں:۔

"لہٰذا اینکہ جناب شیخ گمان فرمودہ اند کہ شاید ادعائے ایشاں ادعائے نبوت باشد محض وہم وگمان خود جناب شیخ است" (الفرائد صفحہ ۲۷۵)

میری اپنی تحقیق بھی یہی ہے۔ کہ جناب بہاء اللہ کا دعویٰ نبوت کا نہ تھا۔ بلکہ اسی رنگ میں الوہیت کا تھا۔ جس طرح نصاریٰ حضرت مسیح علیہ السلام کی طرف الوہیت منسوب کرتے ہیں۔ یعنی کامل انسان اور کامل خدا۔ میں امید رکھتا ہوں۔ کہ اگر آپ یا جناب علی صاحب میرے پیش کردہ موضوعوں پر سیر حاصل بحث کو منظور کریں گے۔ تو مفصل طور پر جناب بہاء اللہ کا دعویٰ آپ کے سامنے پیش ہو جائے گا۔ انشاء اللہ۔

۵۔ افسوس ہے۔ کہ آپ نے عمداً جماعت احمدیہ پر یہ الزام لگایا ہے۔ کہ "احمدیت نے نسخ شریعت کو جائز قرار دیا یا بعض احکام کو منسوخ کر دیا"۔ میں عمداً اس لئے کہتا ہوں۔ کہ سالہا سال آپ احمدی رہ چکے ہیں۔ اور پھر ایسی خلاف واقعہ بات منہ پر لاتے ہیں۔ میں ذیل میں اس بارے میں آپ کی پیش کردہ باتوں کا تفصیلی جواب دیتا ہوں۔ مگر قبل ازیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اصولی اعلان درج کرتا ہوں۔ حضور تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں۔ کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے۔ اور ایک شعشہ یا نقطہ اسکی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔ اور نہ کم ہو سکتا ہے۔ اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا۔ جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کو تبدیل یا تغیر کر سکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے۔ تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے"۔ (ازالہ اوہام تقطیع کلاں صفحہ ۶۱)

اس عبارت سے جماعت احمدیہ کا عقیدہ اور ایمان ظاہر ہے۔ یقیناً جو شخص اس کے برخلاف ہماری طرف منسوب کرتا ہے۔ وہ حق گوئی سے کام نہیں لے رہا۔ پس ہمارے نزدیک قرآن مجید نجات کے لئے کافی ہے۔ بلکہ رہتی دنیا تک وہی نجات کا ذریعہ ہے۔

آپ کی پیش کردہ باتوں کا تفصیلی جواب حسب ذیل ہے:۔

(الف) آپ نے لکھا ہے۔ "حضرت میرزا صاحب نے مجموعہ اشتہارات صفحہ ۲۷ میں اعلان فرمایا ہے۔ کہ خدا کہتا ہے۔ کہ جو شخص تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا۔ وہ جہنمی ہے"۔

جناب مولوی صاحب! آپ نے اپنے غلط مقصد کے اثبات کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام کو بھی مکمل بجنسہ درج نہیں کیا۔ اشتہار معیار الاخیار میں اصل الہام یوں ہے:۔

"جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا۔ اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا۔ اور تیرا مخالف رہے گا۔ وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے"۔ (تبلیغ رسالت جلد ۹ صفحہ ۲۷ تذکرہ صفحہ ۳۲۶)

آپ خدارا اپنے اقتباس اور اصل اقتباس پر غور فرمائیں۔ تو آپ کا ضمیر ان میں بیّن فرق بتلا دے گا۔ یہ بالکل درست ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا کے فرستادہ اور حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے ظل اور نائب ہیں۔ اس لئے ان کا ماننا ضروری ہے۔ مگر کیا اس سے کوئی منصف مزاج یہ مطلب لے سکتا ہے۔ کہ اب اسلام اور قرآن منسوخ ہو گیا ہے؟ ہرگز نہیں۔ کیونکہ مسیح موعود کے ماننے کا حکم بھی تو اسلام اور قرآن کے حکموں میں سے ایک حکم ہے۔ اور اس حکم کا انکار کرنے والا الہام کی نص کے ماتحت "خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا" قرار پائے گا۔ اور خدا کے مواخذہ کے نیچے ہوگا۔ آپ کا استدلال تو ایسا ہی ہے۔ کہ کوئی برہمو کہے۔ کہ اگر نجات کے لئے خدا پر ایمان کے علاوہ رسولوں پر ایمان لانا بھی ضروری ہے۔ ملائکہ کا ماننا بھی لازمی ہے۔ تو معلوم ہوا۔ کہ خدا پر ایمان لانا کافی نہیں۔ بلکہ وہ منسوخ ہو گیا ہے۔

آپ نے اگر پورے الہام پر غور کیا ہوتا۔ تو آپ اس سے ہرگز یہ استدلال نہ کرتے۔ کہ اس سے معلوم ہوا۔ کہ جماعت احمدیہ کے نزدیک اسلامی شریعت منسوخ ہے۔ شاید آپ نے غور کر کے ہی اپنے خط میں الہام کے الفاظ میں اختصار کر دیا ہے۔ نبی کا مخالف اور دشمن خدا و رسول کا دشمن ہے۔ اور مستحق سزا ہے۔ الہام کے الفاظ تو بتلا رہے ہیں۔ کہ خدا و رسول پر ایمان نہ لانے یا ان کی نافرمانی کی سزا جہنم ہے۔ اور آپ اس سے استدلال کر رہے ہیں۔ کہ خدا و رسول پر ایمان ضروری نہیں یا کافی نہیں۔ بلکہ وہ منسوخ ہو گیا ہے۔ ع

ایں چہ بوالعجبی است

مولوی صاحب! آپ پر واضح رہے۔ کہ بجز اتمام حجت کوئی شخص قابل مواخذہ نہیں۔ ایسا شخص جس پر اتمام حجت نہیں ہوئی۔ اگر بیعت نہیں کرتا۔ تو اللہ اس سے مواخذہ نہ کرے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہ تو ایسا امر ہے۔ کہ بداہت کوئی عقل اس کو قبول نہیں کر سکتی۔ جو شخص بکلی نام سے بھی بے خبر ہے۔ اس پر مواخذہ کیونکر ہو سکتا ہے"۔

"اور جس پر خدا کے نزدیک اتمام حجت نہیں ہوا۔ اور وہ مکذب اور منکر ہے۔ تو گو شریعت نے جس کی بنا ظاہر پر ہے۔ اس کا نام بھی کافر ہی رکھا ہے۔ اور ہم بھی اس کو باتباع شریعت کافر کے نام سے ہی پکارتے ہیں۔ مگر پھر بھی وہ خدا کے نزدیک بموجب آیت لا یکلف اللہ نفساً الا وسعہا قابل مواخذہ نہیں ہوگا"۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۷۸-۱۸۰)

خلاصہ یہ کہ آپ کا یہ اعتراض محض بے بنیاد ہے۔ کہ جماعت احمدیہ قرآنی شریعت کو منسوخ قرار دیتی ہے۔ مسیح موعود پر ایمان لانا سب امت مسلمہ ضروری قرار دیتی ہے۔ اس سے نسخ قرآن نہیں۔ بلکہ اس کے حکم کی تعمیل ہوتی ہے۔

(ب) آپ نے غیر احمدی کی اقتداء میں نماز۔ اس کا جنازہ اور اس کو رشتہ دینے کی ممانعت کو بھی شریعت محمدیہ کی منسوخی کی دلیل گردانا ہے۔ مولوی صاحب! ان باتوں پر تو ڈوبتے کو تنکے کا سہارا والی مثل بھی صادق نہیں آتی۔ شریعت کی منسوخی کا اعتراض تو تب ہوتا جب ہم نماز یا جنازہ کے حکم کو تبدیل کر دیتے۔ یا محرمات شرعیہ میں کوئی تغیر قرار دیتے۔ اب تو آپ کے ذکر کردہ امور سے اگر کچھ ثابت ہوتا ہے۔ تو صرف اس قدر کہ غیر احمدی لوگ فرستادۂ ربانی کے انکار کے بعد اپنی حالت کے لحاظ سے اس قابل نہیں رہے۔ کہ اسلام کی مقدس عبادات ان کی اقتداء میں ادا ہو۔ وغیرہ وغیرہ۔ مولوی صاحب! اگر جماعت احمدیہ پانچ نمازوں کی بجائے دو یا تین۔ بیت اللہ الحرام کی بجائے کسی قبر کو قبلہ قرار دے لیتی۔ یا احمدی لوگ عیسائیوں کے گرجوں میں عیسائی۔ یہودیوں کے معبد میں یہودی۔ برہموؤں کے ہاں برہمو۔ اور حنفیوں کی مسجد میں حنفی نماز پڑھا کرتے۔ تو ان پر اعتراض ہو سکتا تھا۔ یا احمدی لوگ اسلام کے محرمات رشتہ کی بجائے صرف مال کے رشتہ کو ہی حرام قرار دیتے۔ تب بھی ان پر نسخ کا اعتراض ہوتا۔ مگر اب تو واقعہ یہ ہے۔ کہ ہم قرآن کی نماز کو اسکی شرائط کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔ اور رشتوں میں قرآنی قیود و پابندیوں کے تابع ہیں۔ پس آپ کا ہم پر یہ الزام سراسر غلط ہے۔

(ج) آپ نے اس زمانہ میں جہاد بمعنی تلوار کی لڑائی کی حرمت کے اعلان کو بھی شریعت محمدیہ کی منسوخی کی دلیل کے طور پر ذکر کیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ بہائی بھی درپردہ آریوں کی طرح قرآن مجید پر یہ اعتراض رکھتے ہیں۔ کہ اس نے بغیر قیدو شرط کے ہر وقت غیر مسلموں سے جنگ کرنے کا حکم دیا ہے۔ اگر یہ بات نہ تھی۔ تو آپ اس زمانہ میں جبکہ اسلامی جنگ کے شرائط مفقود تھے۔ بانی سلسلہ احمدیہ کی طرف سے اس اعلان کو قرآنی شریعت کے نسخ کی دلیل کے طور پر ہرگز پیش نہ کر سکتے تھے۔ واضح رہے۔ کہ اسلام نے جنگ کے جواز کے لئے کچھ شرائط مقرر فرمائے ہیں۔ جب وہ شرائط متحقق ہوں گے۔ جنگ فرض ہوگا۔ اور جب وہ شرائط موجود نہ ہوں گے۔ جنگ حرام ہوگا۔ اسلام کے جنگ دفاعی تھے۔ مسلمانوں کو مذہبی آزادی حاصل نہ تھی۔ ان پر جبر تھا۔ اب وہ حالات نہیں ہیں۔ اس لئے مذہب کے نام پر لڑنا ناجائز ہے۔ قرآن مجید نے بلاوجہ شرعی ایک جان کا قتل بھی حرام قرار دیا ہے۔ (سورۃ انعام آیت ۱۵۱) پس ہزاروں لاکھوں جانوں کا بلاوجہ شرعی تہ تیغ کرنا یقیناً حرام ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیت نے حکم جہاد کو منسوخ نہیں کیا۔ بلکہ یہ اعلان کیا ہے۔ کہ جہاد اصغر یعنی تلوار کے جہاد کے لئے چونکہ شریعت اسلامیہ میں شرائط ہیں۔ وہ شرائط اس وقت مفقود ہیں۔ لہذا جنگ ناجائز ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں :-

" ولا شک ان وجوہ الجہاد معدومۃ فی ھذا الزمن و ھذہ البلاد فالیوم حرام علی المسلمین ان یحاربوا للدین وان یقتلوا من کفر بالشرع المتین فان اللہ صرح حرمۃ الجہاد عند زمان الامن والعافیۃ " (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۴۲)

ترجمہ :- یقیناً جہاد یعنی لڑائی کے شرائط اس زمانہ اور اس ملک میں پائے نہیں جاتے پس آج مسلمانوں پر حرام ہے کہ دین کے لئے جنگ کریں۔ اور ان لوگوں کو قتل کریں۔ جو شریعت اسلامیہ کے منکر ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے امن و عافیت کے زمانہ میں حرمت جہاد کی تصریح فرما دی ہے "

اس اقتباس سے واضح ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآنی حکم کو بیان کیا ہے۔ پس اس کا نام بیانِ شریعت ہے نہ نسخ شریعت۔ اچھا بھلا بتائیے۔ کہ اگر ہم بیمار سے کہیں۔ کہ تو اس وقت وضو کی بجائے تیمم کرے۔ تو وہ کہہ سکتا ہے۔ کہ اس سے تو قرآنی شریعت منسوخ ثابت ہو جائے گی؟ وضو کے بھی شرائط ہیں۔ تیمم کے بھی شرائط اسی طرح جنگ کے جاری کرنے کے بھی شرائط اور بند کرنے کی بھی شرائط ہیں۔ اس قسم کے امور سے نسخ شریعت کا استدلال تار عنکبوت کی مانند ہے۔

(د) آپ نے اربعین کے فقرہ کو بھی ادھورے طور پر درج کیا ہے۔ اصلی عبارت یہ ہے :-

" پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں۔ کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔ مثلاً یہ الہام قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم ذالک ازکی لھم " (اربعین ع۴ صفحہ ۸۳-۸۴)

اس عبارت سے ظاہر ہے۔ کہ یہ بطور الزام خصم لکھی گئی ہے۔ اس کا ہرگز یہ مدعا نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نسخ شریعت اسلامیہ کے لئے آئے تھے۔ جس الہام کو حضور نے اس جگہ ذکر فرمایا ہے۔ وہ تو خود قرآن مجید کی آیت ہے۔ پس اس عبارت سے یہ استدلال کرنا کہ بانی سلسلہ احمدیہ نسخ شریعت اسلامیہ کے مدعی تھے۔ حد درجہ کی زیادتی ہے۔ اربعین کے اسی صفحہ پر حضور تحریر فرماتے ہیں :-

" ظاہر ہے۔ کہ ایسا بیان کرنا بیانِ شریعت ہے۔ جو مسیح موعود کا بھی کام ہے "

دوسری جگہ فرماتے ہیں :-

" شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا۔ اور بغیر شریعت کے نبی ہوسکتا ہے۔ مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔ پس اسی بنا پر میں امتی بھی ہوں۔ اور نبی بھی " (تجلیات الہیہ صفحہ ۲۵)

(ھ) آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول مولانا نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ کی طرف ایک روایت منسوب کی ہے۔ جس کا اصل حوالہ اور اصل الفاظ پیش نہیں کئے۔ حضرت مولوی صاحب کے فقرہ " اگر میرزا صاحب صاحب شریعت ہونے کا دعویٰ کریں الخ " کا صرف یہ مطلب ہے۔ کہ آپ ان الفاظ سے اس کامل یقین و ایمان کا اظہار کرنا چاہتے تھے۔ جو آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر تھا۔ ورنہ ان کا یہ مطلب نہ حضرت مولوی صاحب کے ذہن میں تھا۔ نہ کسی احمدی نے سمجھا۔ کہ قرآنی شریعت منسوخ ہوسکتی ہے۔ یہ تو ایسی ہی بات ہے جیسا کہ قرآن مجید میں آتا ہے۔ قل ان کان للرحمن ولد فانا اول العابدین (زخرف ۸۱) کہہ کہ اگر خدا کا بیٹا ہے۔ تو میں اس کا پہلا پجاری ہوں۔ کیا اس آیت سے یہ استدلال ہوسکتا ہے۔ کہ فی الواقعہ خدا کا بیٹا ہونا ممکن ہے؟ ہرگز نہیں۔ اسی طرح حضرت مولوی صاحب کے فقرہ سے یہ استدلال بالکل غلط ہے۔ کہ ان کے نزدیک قرآن کا منسوخ ہونا جائز تھا۔

علاوہ ازیں یہ بھی تو غور فرمائیں۔ کہ بانی سلسلہ احمدیہ تو صاف فرما چکے ہیں۔ کہ قرآن مجید کا ایک نقطہ یا شعشہ بھی منسوخ نہیں ہوسکتا۔ پس جب حضرت مرزا صاحب کا یہ صریح اعلان موجود ہے۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۶) تو اب حضرت مولوی صاحب کے فقرہ کے غلط معنے لینے کا آپ کو کیونکر حق حاصل ہے۔ اور پھر اپنے تجویز کردہ مفہوم کا نام جماعت احمدیہ کا اجماع رکھنا کیونکر روا ہے؟

جناب مولوی صاحب! آپ نے ضمن ع۵ میں انہی امور کو ذکر کیا ہے۔ جن کا میں نے تحقیقی جواب عرض کر دیا ہے۔ ہمارا عقیدہ یہی ہے۔ کہ قرآن مجید کا ایک حکم بھی منسوخ نہیں ہوسکتا۔ دنیا کے اخیر تک قرآن مجید ہی ذریعۂ نجات ہے۔ اسے چھوڑ کر کوئی شخص خدا رسیدہ نہیں ہوسکتا۔ اور نہ ہی قرآن مجید کے مخالف کوئی الہام منجانب اللہ ہوسکتا ہے۔ ہمارا یہ عقیدہ قرآنی نصوص پر مبنی ہے

۶۔ میں نے اشتہار ۱۲ر جولائی ۱۹۳۹ء میں لکھا ہے :-

" احمدیت اور بہائیت دو متخالف تحریکیں ہیں۔ بہائیت کا مقصد قرآن مجید کو منسوخ کتاب ثابت کرنا ہے۔ اور احمدیت کی غرض و غایت قرآن مجید کو زندہ کتاب اور غیر منسوخ شریعت ثابت کرنا ہے۔ اگر نعوذ باللہ قرآن مجید منسوخ ہے۔ تو بہائیت درست ہے۔ اور بہاء اللہ کا دعویٰ حق بجانب ہے۔ اور اگر قرآن مجید کا ایک حکم بھی منسوخ نہیں ہوا۔ اور نہ ہوسکتا ہے۔ تو بہائیت اور بہاء اللہ کے دعوٰی کے بطلان پر مزید بحث کی ضرورت ہی نہیں رہتی "

اس بیان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپ " دلیل اور مدلول میں رابطہ " دریافت فرماتے ہیں۔ آپ کو لازم و ملزوم میں رابطہ پوچھنا چاہیئے تھا۔ نہ کہ دلیل و مدلول میں۔ میرے نزدیک رابطہ ظاہر ہے۔ ہمارے اختلاف کا بنیادی پتھر یہی مسئلہ ہے۔ کہ آیا قرآن مجید منسوخ ہے یا نہیں؟ بہائیت کی طرف جانے کا ایک ہی راستہ ہے۔ اور وہ یہ کہ قرآن مجید کو منسوخ قرار دیا جائے۔ احمدیت نے اس راستہ کو بند کر رکھا ہے۔ ہر دو تحریکات کی بنیادی چٹان اسی مسئلہ کا مثبت یا منفی پہلو ہے۔ پس رابطہ ظاہر ہے۔ آپ جب تک ایک سچے مسلمان کو یہ یقین نہ دلائیں۔ کہ قرآن مجید منسوخ ہوسکتا ہے۔ اور منسوخ ہو گیا ہے۔ تب تک حقیقی معنوں میں اسے بہائیت سے روشناس نہیں کر سکتے۔ یہ الگ امر ہے۔ کہ آج تک بہائی لوگ اپنی شریعت کو پوشیدہ رکھ کر دوسرے ذرائع سے کام چلا رہے ہوں۔

۷۔ آپ لکھتے ہیں۔ " کیا اس وقت مسلمانوں کی حالت یہ ثابت نہیں کرتی۔ کہ انہوں نے خود ہی اسلام کو ناقابل عمل بنا دیا ہے " آپ نے قرآن مجید کی منسوخیت کی یہ عجیب دلیل دی ہے۔ مسلمانوں کی حالت سے اسلام ناقابل عمل مذہب نہیں بنا۔ اور نہ بن سکتا ہے۔ کسی مذہب کا ناقابل عمل ہونا ایک نفس الامری حقیقت ہے۔ اور اسلام نفس الامری حقیقت کے لحاظ سے زندہ مذہب ہے۔ اس کی زندگی کے گواہ زندہ موجود ہیں۔ اور اس پر عمل پیرا ہونے والے اور اسکی طرف دعوت دینے والے صفحۂ زمین پر پھیل رہے ہیں۔ مسلمانوں کی موجودہ حالت اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ تو خود آپ کے خلاف دلیل ہے۔ کیونکہ یہ قرآن مجید کی پیشگوئی کے مطابق ہے۔ اور اسلام کی اشاعت کے سامان پیدا ہونا بھی اسکی عظیم الشان خوشخبری کا ظہور ہے۔ پس آپ کی یہ دلیل بھی محض سطحی ہے۔

جناب مولوی صاحب! اگر مسلمانوں کی موجودہ حالت سے اسلام ناقابل عمل مذہب بن گیا ہے اور یہ قرآن مجید کے منسوخ ہونے پر دلیل ہے۔ تو آیئے ذرا " الاقدس " کا بھی حال ملاحظہ فرمایئے۔ آپ ہی بتایئے۔ کیا بہائیوں کی اقدس زندہ کتاب ہے۔ دنیا میں شائع شدہ ہے۔ کیا کم از کم ہر بہائی کے گھر میں ہی موجود ہے۔ کہاں ہے بیت العدل جس نے بہائی شریعت کو نافذ کرنا تھا۔ بابی اور بہائی تحریک پر ایک صدی ہونے کو آئی۔ مگر ہنوز بہائی شریعت حیز کتم میں ہے۔ کتنے لوگ اس کو جانتے ہیں۔ کتنے اس پر عمل کرتے ہیں۔ میں نے تو ۱۹۳۸ء میں بمبئی میں جناب مولوی محفوظ الحق صاحب علمی سے دریافت کیا تھا۔ کہ آپ کے ہاں اقدس میں لکھا ہے۔ کہ اگر کوئی بہائی زنا کرے۔ تو اسے چاہیئے۔ کہ نو مثقال سونا جرمانہ ادا کرے۔ فرمایئے نو مثقال سونے کے کتنے روپے ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا تھا۔ کہ ہم نے دریافت کرنے کے لئے آدمی مقرر کیا ہوا ہے۔ ابھی تک پتہ نہیں لگ سکا۔ نہ معلوم آج ۳۰ر جولائی ۱۹۳۹ء تک بھی انہیں اس کا علم حاصل ہوا ہے یا نہیں؟ کیا ایسی شریعت والوں کا بھی حق ہے۔ کہ قرآن مجید سے تعرض کریں۔

جناب مولوی صاحب! آپ مسلمانوں کی حالت کو دیکھتے ہیں۔ ذرا بہائیوں کی حالت بھی تو دیکھیں۔ بابی۔ ازلی۔ بہائی وغیرہ کتنے فرقے ہیں۔ اور آپس میں کیا حال ہے۔ کتنے بہائی ہیں۔ جو اقدس پر عمل کرتے ہیں۔ جناب عبد البہاء مسجد حیفا میں امام کی اقتدا میں جمعہ ادا کرتے رہے ہیں۔ (عصر جدید عربی صفحہ ۷۸) حالانکہ اقدس میں لکھا ہے :-

کتب علیکم الصلوٰۃ فرادی قد دفع حکم الجماعۃ

پس اگر نعوذ باللہ مسلمانوں کی حالت قرآن مجید کو منسوخ ثابت کرتی ہے۔ تو بہائیوں کی حالت سے اقدس کو منسوخ ترین بلکہ معدوم کہنا پڑیگا۔

۸۔ آپ نے اپنے رقعہ میں بعض بے تعلق باتیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی لکھی ہیں۔ مثلاً یہ کہ میں اب احمدیت سے آزاد ہوگیا ہوں۔ مجھے اطمینان ہوگیا ہے وغیرہ جناب مولوی صاحب! اس قسم کے اطمینان کا آپ بارہا اعلان کر چکے ہیں۔ ہم آپ کے اطمینان میں مزاحم نہیں ہونا چاہتے۔ لیکن آپ کا یہ حق نہیں۔ کہ اپنے وہم کے ماتحت اس قسم کے فتوے صادر کریں۔ کہ احمدی دنیا جواب دینے سے قاصر ہے۔ حضرت مرزا صاحب عاجز تھے۔ بہتر ہوگا۔ کہ اس قسم کے دعاوی کی بجائے آپ ہمارے پیش کردہ مضامین پر تحقیقی رنگ میں مباحثہ کرلیں۔ اسے پڑھ کر ہر شخص سمجھ سکے گا۔ کہ کون جواب دے سکتا ہے۔ اور کون عاجز ہے؟ کیا آپ اس کے لئے تیار ہوں گے؟

۹۔ آپ نے لکھا ہے۔ کہ "میرے دین کی بنیاد ہی قرآن پر ہے"۔ پھر لکھا ہے۔ کہ "سیدھا راستہ یہ ہے۔ کہ قرآن کریم سے معیار رسالت تلاش کیا جائے۔ اور اس معیار پر قادیانی اور ایرانی مدعی کا امتحان لیا جائے۔ اور جو کامیاب ہو۔ اس کو قبول کیا جائے"۔

جناب مولوی صاحب! اب بات آسان ہے آیئے قرآن مجید کی رو سے ہی دونوں مسئلوں کا حل کرلیں۔ کہ آیا قرآن زندہ شریعت ہے یا منسوخ شدہ کتاب۔ پھر آیا قرآن کریم کی رو سے حضرت مرزا صاحب اپنے دعویٰ میں صادق تھے یا جناب بہاء اللہ؟ اسی ضمن میں یہ بھی تحقیق ہو جائے گی۔ کہ ایرانی مدعی کا دعویٰ کیا تھا۔ آیا وہ الوہیت کا مدعی تھا۔ یا نبوت کا؟ اگر آپ اس کے لئے تیار ہوں۔ تو میں آپ کو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ میں ان دونوں مضمونوں پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریری و تقریری مناظرہ کے لئے تیار ہوں۔ جناب مولوی صاحب! اگر آپ فی الواقعہ قرآن مجید کو اپنے دین کی بنیاد قرار دیں۔ تو دس منٹ میں فیصلہ ہو سکتا ہے۔ قرآن اس بات سے بھرا پڑا ہے۔ کہ میں کبھی منسوخ نہ ہونے والی شریعت ہوں۔ اگر آپ کے دین کی بنیاد قرآن پر ہے۔ آیئے جھگڑا فوراً طے ہو جاتا ہے۔ کسی الجھن میں پڑنے کی ضرورت ہی نہیں۔ ایک باب یا بہاء اللہ کیا ہزار بھی ایسے مدعی کھڑے ہوں۔ جن کے دعویٰ کی بنیاد یہ ہے۔ کہ قرآن منسوخ شریعت ہے۔ سب کے باطل پر ہونے کی روشن ترین دلیل یہ ہے۔ کہ قرآن ناقابل نسخ شریعت شریعت خداوندی ہے۔ یہ وہ چٹان ہے جس پر باطل کی تمام موجیں چکنا چور ہو جاتی ہیں۔

۱۰۔ بالآخر میں آپ کو یہ بھی اطلاع دیتا ہوں۔ کہ میں عنقریب آیت لو تقول اور جناب بہاء اللہ کے پرکھنے کے بارے میں ایک مفصل مضمون لکھ کر طبع کروا کر آپ کی خدمت میں بھیج دونگا۔ انشاء اللہ۔ جس میں آپ کے مطبوعہ اعتراضات کے تفصیلی جواب بھی آجائیں گے وباللہ التوفیق۔ اسلیئے بہتر ہوگا۔ کہ آپ اب مجوزہ مضامین پر اصولی اور باقاعدہ مناظرہ منظور فرمائیں۔ ورنہ آپ کی مرضی ہے۔ براہ مہربانی اپنے اس قول کو کہ "میں آپ کی تجویز سے متفق نہیں" واپس لے لیں۔ ان صاف بیانات کے باوجود آپ یاد رکھیں۔ کہ آپ تو جب تک سوالات کرتے چلے جائیں گے۔ میں جواب دیتا رہوں گا۔ انشاء اللہ۔ لیکن آپ اصولی اور تحقیقی رنگ اختیار کریں۔ تو وہی بہتر ہے۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری نزیل سرینگر ۳۰ جولائی ۴۰ء

مولوی عبد اللہ صاحب بہائی کا میرے نام دوسرا خط

جناب مولانا فاضل جالندھری۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

میں نے اب تک جواب میں توقف کیا۔ کہ شاید آپ کے سوالات سے جو آپ ایک بہائی پر کر رہے ہیں۔ مجھے کوئی فائدہ ہو۔ اور اسکو مدنظر رکھ کر جواب تحریر کروں۔ چونکہ اب تک میرے خیال میں مجھے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ لہذا اب دخستانہ کے ساتھ آپ کے مطول نوازشنامہ کا جواب عرض کرتا ہوں۔

ع۱۔ آپ کے ساتھ تو میری بحث تحریری بر بناء رسالہ اشراق حقیقت شروع ہو چکی ہے۔ آپ میرے دعویٰ کی تردید فرمائیں۔ میں اپنے دعویٰ کا خلاصہ پھر مختصر الفاظ میں بیان کرتا ہوں۔ میرا دعویٰ یہ ہے۔ کہ حضرت میرزا صاحب سے پہلے بہاء اللہ مامور من اللہ صاحب وحی و شریعت ہونے کا مدعی ہے۔ اس کو تقدم زمانی حاصل ہے۔ میرزا صاحب سے زیادہ شہرت پا چکا ہے۔ دعویٰ الوہیت سے انکاری ہے۔ لہذا میرزا صاحب کا دعویٰ قائم نہیں رہ سکتا۔ ملاحظہ ہوں حوالہ جات اشراق۔

ع۲۔ آپ شریعت محمدیہ کی تنسیخ و عدم تنسیخ کو اساسی مسئلہ قرار دیتے ہیں۔ میرے نزدیک یہ مسئلہ زیر بحث ہی نہیں آسکتا۔ جبکہ میرا دعویٰ مندرجہ ضمن ع۱ باطل ہو۔

ع۳۔ میں نے عرض کیا تھا۔ کہ احمدیت میں تنسیخ و عدم تنسیخ پر بحث نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ احمدیت اگرچہ عملاً شریعت محمدیہ کی حامی ہے۔ مگر اصولاً تنسیخ کو تسلیم کیا گیا ہے۔ اب دوبارہ حضرت خلیفہ اول کے بیان پر غور فرمائیں۔ ایک منکر نبوت مرزا صاحب کو جواب دیکر فرماتے تھے۔ کہ یہ تو صرف نبوت کی بات ہے۔ اگر حضرت مسیح موعود صاحب شریعت ہونے کا دعویٰ کریں۔ اور قرآنی شریعت کو منسوخ قرار دیں۔ تو بھی مجھے انکار نہ ہو۔ کیونکہ جب ہم نے آپ کو واقعی صادق اور منجانب اللہ پایا ہے۔ تو اب جو بھی آپ فرمائیں گے۔ وہی حق ہوگا۔ اور ہم سمجھ لیں گے۔ کہ آیت خاتم النبیین کے کوئی اور معنے ہوں گے۔ اس صاف اور مدلل عبارت سے آپ نے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ یہ تو ایسی بات ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں آتا ہے۔ کہ قل ان کان للرحمٰن ولد۔ حضور والا ذرا غور فرمائیں۔ کہ آپ کیا ارشاد فرما رہے ہیں۔ حضرت مولانا نورالدین ایک منکر کے لئے امکان اور جواز کو دلیل کے ساتھ بیان فرماتے ہیں۔ جس کے معنی بجز اس کے اور کچھ نہیں ہو سکتے۔ کہ قرآنی شریعت کا منسوخ ہونا ممکن اور جائز ہے۔ بخلاف اس کے قرآن کریم قائلین ولدیت کے لئے عدم امکان کا نظریہ پیش کرتا ہے۔ ان دونوں باتوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ علاوہ اس کے خود حضرت میرزا صاحب نے اربعین میں فرمایا ہے۔ کہ اب اسم محمد کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں۔ خدا نے جلالی رنگ کو منسوخ کر کے اسم احمد کا نمونہ ظاہر کرنا چاہا۔ فرمایئے کہ جب اسم محمدؐ کی تجلی جلالی منسوخ ہوگئی۔ اور قرآن جو جلالی شریعت کا حامل ہے۔ محمد پر نازل ہوا نہ حضرت احمدؐ قدنی پر۔ تو اسلام قرآن اور شریعت کہاں رہی۔ اس اصول کے خلاف کوئی اعلان اس کو نہیں توڑ سکتا۔ اسی طرح آپ شہادۃ القرآن صفحہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔ ارشاد ہوتا ہے۔ کہ اگر کہو۔ کہ قرآن کریم خود گواہ ہے۔ کہ میں بذاتہ مکمل ہوں۔ میرے تکمیل کی ضرورت نہیں۔ تو میں کہتا ہوں۔ کہ جس طرح قرآن کریم میں آیت اکملت لکم ہے۔ اسی طرح توریت میں بھی آیات ہیں۔ اس کے ساتھ البلاغ صفحہ ۲۹ ملاحظہ فرمائیں۔ آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ اگرچہ احمدیت کا دعویٰ ہے۔ کہ قرآنی شریعت ناقابل تنسیخ ہے مگر اصول تنسیخ کو تسلیم کیا گیا ہے۔ حالانکہ شریعت کا منسوخ ہونا اتنا خطرناک نہیں۔ جتنا کہ اسم محمد کا منسوخ ہونا ہے۔ معاذ اللہ۔

ع۴۔ میں اپنی بحث کو صرف ان دو باتوں پر محدود رکھنا چاہتا ہوں۔ دیگر باتوں کا جواب دینا نہیں چاہتا۔ کیونکہ طول کلام میں اصل بات گم ہو جاتی ہے۔ والسلام

خاکسار محمد عبد اللہ وکیل۔ ۱۳ اگست ۱۹۴۰ء

مولوی عبد اللہ صاحب بہائی کے نام میرا تیسرا خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

جناب مولوی عبد اللہ صاحب وکیل! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

۱۔ آپ کی چٹھی مورخہ ۱۳ اگست کے جواب میں عرض ہے۔ کہ جناب بہاء اللہ کے دعویٰ کے متعلق کہ وہ وحی کا دعویٰ تھا۔ جس طرح دیگر انبیاء علیہم السلام کا تھا۔ یا الوہیت کا دعویٰ۔ میں نے آپ کو سیر حاصل بحث کی دعوت دی۔ آپ نے اسے منظور نہیں کیا۔ میں لکھ چکا ہوں۔ کہ میری تحقیق میں جناب بہاء اللہ کا دعویٰ نبوت کا نہ تھا۔ الوہیت کا تھا۔ میں حسب وعدہ اس موضوع پر اور لو تقول والی آیت پر عنقریب علیحدہ مطبوعہ مضمون آپ کی خدمت میں ارسال کرنے والا ہوں۔ انشاء اللہ۔ اس لئے اس عریضہ میں مفصل لکھنے کی ضرورت نہیں۔

۲۔ میں نے آپ کو اور جناب مولوی علمی صاحب کو قرآن مجید کے نسخ و عدم نسخ پر تحریری بحث کے لئے دعوت دی تھی۔ آپ نے اپنی طرف سے پہلے خط میں انکار کر دیا۔ اب میری اس دعوت کو ان "دیگر باتوں" کے ضمن میں رکھا ہے۔ جن کے متعلق آپ صریح لکھ چکے ہیں۔ کہ "جواب دینا نہیں چاہتا"۔ آپ کے اس مایوس کن جواب سے بہت حیرت ہے۔

۳۔ آپ نے دفتر بہائی میں اپنے بہائی ہو جانے کا ذکر کر دیا تھا۔ گو آپ اس سے قبل بھی بہائی تھے۔ اس لئے آپ جانبدار ہیں۔ بلکہ اس وقت احمدیت کے متعصب مخالف۔ لہٰذا آپ کا یہ لکھنا کہ مجھے اس گفتگو سے "کوئی فائدہ" نہیں ہوا۔ جو خاکسار اور مولوی علمی صاحب وغیرہ میں ہو رہی ہے۔ بالکل بے ضرورت مقولہ ہے۔ اللہ تعالیٰ خود آپ کو ہدایت دے۔ کہ آپ قرآن مجید جیسی جلیل القدر کتاب کو منسوخ قرار دے کر اقدس البسی تصنیف کو عالمگیر شریعت ماننے کے عقیدہ سے رجوع کریں۔ واللہ یھدی من ینیب الیہ

۴۔ جناب مولوی صاحب! یہ امر واقعہ ہے۔ کہ شریعت محمدیہ کے نسخ و عدم نسخ کا مسئلہ بہائیت اور احمدیت میں اساسی مسئلہ ہے۔ اس کو کسی صورت میں بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ ہاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کے ساتھ بہاء اللہ کے دعویٰ الوہیت کو بھی رکھا جا سکتا ہے۔ کیونکہ آپ کو مسلم ہے کہ "بہائیت کا امتحان کرنے کے لئے بنیادی مسئلہ صرف ایک ہی ہے۔ باقی تمام باتیں اسی ایک مرکزی مسئلہ کے گرد چکر لگا رہی ہیں"۔

۵۔ حضرت مولانا نور الدین اعظم رض کے قول کی اصل نص آپ نے پیش نہیں کی۔ اپنے الفاظ میں مفہوم پیش کر رہے ہیں۔ میرے نزدیک اور تمام جماعت احمدیہ کے نزدیک۔ بلکہ ہر منفکر و غیر جانبدار کے نزدیک اس کا صرف ایک ہی مفہوم ہے۔ اور وہ یہ کہ حضرت مولانا اس یقین و ایمان کو اس فقرہ کے ذریعہ ظاہر کر رہے ہیں۔ جو آپ کو صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تھا۔ نہ آپ کے ذہن میں تھا۔ نہ آج تک کسی احمدی نے یہ سمجھا ہے۔ کہ اس فقرہ کا یہ مطلب ہے۔ کہ قرآنی شریعت منسوخ ہو سکتی ہے۔ بھلا یہ کسی احمدی کے ذہن میں آ بھی کیونکر سکتا تھا۔ جبکہ بانی سلسلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرما چکے ہیں۔ کہ:۔

"اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا۔ جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کو تبدیل یا تغیر کر سکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے۔ تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے"۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۱۳۶)

آپ کو خود بھی مسلم ہے۔ کہ "احمدیت کا دعویٰ ہے۔ کہ قرآنی شریعت ناقابل تنسیخ ہے"۔ (خط ۱۳ اگست) پس حضرت مولانا رض کا فقرہ بعینہٖ اسی طرح ہے۔ جس طرح آیت قرآنی قل ان کان للرحمٰن ولد فانا اول العابدین میں کہا گیا ہے۔ کہ اگر خدا کا بیٹا ہو۔ تو میں پہلا پرستار ہوں گا۔ اس سے یہ سمجھنا کہ فی الواقعہ خدا کا بیٹا ہو سکتا ہے۔ سراسر غلط ہے۔ جیسا کہ یہ سمجھنا غلط ہے۔ کہ حضرت مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ کے فقرہ سے شریعت محمدیہ کا فسخ ہو سکنا ثابت ہے۔

۶۔ مولوی صاحب! نہایت افسوس کا مقام ہے۔ کہ آپ اس عمر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالجات کا غلط مطلب نکالنے کے لئے قطع و برید سے کام لیتے ہیں۔ میں اہل نظر کے لئے اربعین کے اصل الفاظ درج کرتا ہوں۔ حضرت اقدس تحریر فرماتے ہیں:۔

"آج کل بھی بعض سرحدی نادان اس قسم کے مولویوں کی تعلیم سے دھوکہ کھا کر محمدی جلال کے ظاہر کرنے کے بہانہ سے لوٹ مار اپنا شیوہ رکھتے ہیں۔ اور آئے دن ناحق کے خون کرتے ہیں۔ مگر تم خوب توجہ کر کے سن لو۔ کہ اب اسم محمدؐ کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں۔ یعنی اب جلالی رنگ کی کوئی خدمت باقی نہیں۔ کیونکہ مناسب حد تک وہ جلال ظاہر ہو چکا۔ سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں۔ اب چاندکی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے۔ اور وہ احمدؐ کے رنگ میں ہو کر میں ہوں۔ اب اسم احمدؐ کا نمونہ ظاہر کرنے کا وقت ہے۔ یعنی جمالی طور کی خدمات کے ایام ہیں۔ اور اخلاقی کمالات کے ظاہر کرنے کا زمانہ ہے۔ ہمارے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مثیل موسیٰ ؑ بھی تھے۔ اور مثیل عیسیٰ ؑ بھی۔ موسیٰ جلالی رنگ میں آیا تھا۔ اور جلال اور الٰہی غضب کا رنگ اس پر غالب تھا۔ مگر عیسیٰ ؑ جمالی رنگ میں آیا تھا۔ اور فروتنی اس پر غالب تھی۔ سو ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی مکی اور مدنی زندگی میں یہ دونوں نمونے جلال اور جمال کے ظاہر کر دیئے۔ اور پھر چاہا۔ کہ آپ کے بعد آپ کی فیض یافتہ جماعت بھی جو آپ کے روحانی وارث ہیں۔ انہی دونوں نمونوں کو ظاہر کرے۔ سو آپ نے محمدی یعنی جلالی نمونہ دکھلانے کے لئے صحابہ رضی اللہ عنہم کو مقرر فرمایا۔ کیونکہ اس زمانہ میں اسلام کی مظلومیت کے لئے یہی علاج قرین مصلحت تھا۔ پھر جب وہ زمانہ جاتا رہا۔ اور کوئی شخص زمین پر ایسا نہ رہا۔ کہ مذہب کے لئے اسلام پر جبر کرے۔ اس لئے خدا نے جلالی رنگ کو منسوخ کر کے اسم احمد کا نمونہ ظاہر کرنا چاہا۔ یعنی جمالی رنگ دکھلانا چاہا۔ سو اس نے قدیم وعدہ کے موافق اپنے مسیح موعود کو پیدا کیا۔ جو عیسیٰ کا اوتار اور احمدی رنگ میں ہو کر جمالی اخلاق کو ظاہر کرنے والا ہے"۔ (اربعین نمبر ۴ صفحہ ۹۲-۹۳)

جناب مولوی صاحب! خدارا غور فرمائیں۔ کیا اس عبارت کا وہ مفہوم لیا جا سکتا ہے۔ جو آپ ازراہ تحکم لینا چاہتے ہیں۔ آخر مر کر خدا کے سامنے کیا جواب دیں گے۔ میرے نزدیک تو عبارت اپنے مفہوم کے واضح کرنے میں بالکل صریح ہے۔ اس لئے کسی تشریح کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ ہاں اخیر پر حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب کشتی نوح کی جو اربعین کے بعد کی تصنیف ہے۔ عبارت درج کرتا ہوں۔ فرمایا:۔

"نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو۔ کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو۔ تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ"۔ صفحہ ۱۳۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

خاکسار ابوالعطاء جالندھری از سری نگر ۱۴-۸-۱۵

ہمارا آخری اشتہار

بہائیوں کے نام کھلا چیلنج

اہل بہاء فیصلہ کن بحث سے گریز کیوں کرتے ہیں؟

میں نے ۱۱ر جولائی ۱۹۴۰ء کے اشتہار میں لکھا تھا:۔

(الف) "اہل بہاء کا دعویٰ ہے۔ کہ قرآن مجید اب زندہ کتاب نہیں۔ بلکہ منسوخ اور ناقابل عمل ہے۔

جماعت احمدیہ کا عقیدہ ہے۔ کہ قرآن مجید کا ایک لفظ اور ایک حرف بھی منسوخ نہیں ہو سکتا وہ ایک زندہ کتاب ہے۔ اور جب تک نسل انسانی اس صفحہ زمین پر آباد ہے۔ قرآن مجید ہی نجات کا ذریعہ ہے"۔

(ب) "میں بہائی اصحاب کو کھلی دعوت دیتا ہوں۔ کہ اس موضوع پر جو احمدیت اور بہائیت میں فیصلہ کن ہے۔ مناسب شرائط طے کر کے تحریری و تقریری طور پر سیر حاصل بحث کر لیں۔ کیا کوئی بہائی دوست اس مخلصانہ دعوت کو قبول کرینگے؟"

اس عام اشتہار کے علاوہ میں نے ۲۰ جولائی کے خط میں مولوی محمدؐ عبد اللہ صاحب وکیل بہائی سری نگر کو دوبارہ خاص طور پر توجہ دلائی۔ مولوی صاحب نے ۲۳ر جولائی کو جواباً اس دعوت کے متعلق لکھا۔

"میں آپ کی تجویز سے متفق نہیں"

میں نے ۳۰ر جولائی کو پھر مولوی صاحب موصوف کی خدمت میں لکھا۔ کہ

"میں حیران ہوں۔ کہ آپ نے یہ کیا کیا۔ کہ اصولی اور باقاعدہ بحث سے جو تحریری ہونی تھی۔ صاف انکار کر دیا۔ اچھا اگر آپ اس کے لئے تیار نہیں ہوئے۔ تو اب تو آپ کے جناب علمی صاحب بھی تشریف لے آئے ہیں۔ ان کو ہی تیار کریں"۔

پرسوں ۱۳ر اگست کو مولوی صاحب کی چٹھی ملی ہے۔ جس میں انہوں نے اس اہم معاملہ کے متعلق بالکل خاموشی اختیار کر لی ہے۔ بلکہ لکھ دیا ہے۔ کہ "جواب دینا نہیں چاہتا" اس لئے میں پھر اسی اشتہار کے ذریعہ ایک اور مرتبہ اہل بہاء کو دعوت دیتا ہوں۔ کہ وہ اس فیصلہ کن موضوع پر سیر حاصل بحث کر لیں۔ یہ ایک علمی تحقیق ہے۔ کسی ذاتی حملہ کا کوئی امکان نہیں۔ کیا بہائی مبلغ مولوی محفوظ الحق صاحب علمی اس کے لئے آمادہ ہوں گے۔ اگر علمی صاحب اس موضوع کے علاوہ جناب بہاء اللہ صاحب کے دعویٰ الوہیت پر بھی بحث کرنے کے لئے آمادہ ہوں۔ تو مجھے بخوشی منظور ہے۔ ۲۰ر اگست سے پہلے پہلے اس کا مطبوعہ جواب مل جانا چاہیئے۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری مبلغ جماعت احمدیہ نزیل سری نگر۔ ۱۵-۸-۴۰

ناظرین کرام! بہائیوں کو بذریعہ اشتہارات کھلی دعوت دینے کے علاوہ زبانی بھی بار بار کہا گیا۔ کہ اسی صحیح طریق پر فیصلہ کن تحریری و تقریری مناظرہ کر لیں۔ مگر انہوں نے ہر بار انکار کیا۔ ۲۵ر اگست کو سری نگر میں دفتر بہائی کا آخری دن تھا۔ ۲۴ر اگست کو میں نے پھر زوردار الفاظ میں بہائی مبلغ مولوی علمی صاحب وغیرہ کو اس طرف توجہ دلائی۔ مگر وہ اس کے لئے بالکل آمادہ نہ ہوئے۔ ۲۵ر اگست سے بہائیوں نے وہ سلسلہ بند کر دیا ہے۔ اس لئے میں اب یہ خط و کتابت اخبار فاروق میں شائع کراتے ہوئے پھر بہائی مبلغوں کو کھلی دعوت دیتا ہوں۔ کہ وہ نسخ قرآن و عدم نسخ قرآن مجید کے موضوع پر نیز جناب بہاء اللہ کے دعویٰ الوہیت پر سیر حاصل بحث کر لیں۔ آیت و لو تقول علینا کے بارے میں خاکسار نے سولہ صفحہ کا مطبوعہ ٹریکٹ بعنوان "قرآنی معیار (ولو تقول علینا) کے مطابق کون سچا ثابت ہوتا ہے؟ بہاء اللہ ایرانی یا حضرت احمدؑ قادیانی" بہائی دفتر کے بند ہونے سے پیشتر بہائی مبلغوں کے ہاتھوں میں پہنچا دیا۔ اور عام تقسیم کر دیا۔ جو دوست یہ ٹریکٹ مطالعہ کرنا چاہیں۔ وہ دو پیسہ کا ٹکٹ برائے ڈاک بھیج کر احمدیہ دار التبلیغ امیرا کدل سری نگر سے طلب فرمائیں۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری نزیل سری نگر
۲۷ر ظہور ۱۳۱۹ھش (اگست ۱۹۴۰ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور تحریک جدید کے مجاہدین کی فہرست

یکم ستمبر کو دعا کے لئے پیش کر دی گئی

وعدے پورے نہ کر سکنے والے ماہ ستمبر میں پورے کریں

اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے جن احباب نے تحریک جدید سال ششم کا وعدہ یکم ستمبر تک سو فی صدی پورا کر دیا ہے۔ ان کی فہرست دعا کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور یکم ستمبر کو پیش کی جا چکی ہے۔ اس فہرست میں جہاں ان احباب کے لئے دعا کے لئے عرض کیا گیا ہے۔ وہاں ان احباب کے لئے بھی دعا کی درخواست کی گئی ہے۔ جو باوجود اس کے کہ انہوں نے اپنی طرف سے جدوجہد کی کہ ان کا وعدہ بھی یکم ستمبر تک پورا ہو جائے۔ تا ان کا نام بھی دعا میں آ جائے۔ مگر وہ کامیاب نہ ہو سکے۔ ایسے احباب کو جن کے وعدے باوجود سال کا آخری حصہ آ جانے کے پورے نہیں ہوئے اپنی کوشش کو جاری رکھنا چاہیئے۔ اور اس وقت تک کوشش کرتے رہیں۔ جب تک کہ وہ اپنے اس عہد کو جو انہوں نے تحریک جدید کی مالی قربانی کے بارے میں اپنے امام کے حضور اپنی مرضی سے کیا ہے۔ سو فی صدی پورا کر لیں۔

جو احباب اپنے وعدے یکم ستمبر تک سو فی صدی پورے کر چکے ہیں۔ اور ان کے نام دعا کے لئے حضور کی خدمت مبارک میں پیش ہو چکے ہیں۔ ان کے نام مع ان کی ادا کردہ رقم کے اخبار الفضل میں شائع کئے جا رہے ہیں۔ تا جو پورے کر چکے۔ انہیں علم ہو جائے۔ اور وہ جو اب تک ادا نہیں کر سکے۔ وہ اس ماہ ستمبر میں اپنے وعدے پورے کرنے کی کوشش کریں اور وہ بھی تحریک جدید کے اس امتحان میں کامیاب ہو جائیں۔ احباب حضور کے اس ارشاد کو یاد رکھو کر تحریک جدید کا چندہ جلد ادا کریں۔

”تحریک جدید کا دور ثانی مستقل صدقے کا کام ہے۔ جو لوگ اس میں حصہ لیں گے۔ اور اس تبلیغ دین کے ذریعہ جو ان کے روپے سے ہوتی رہے گی۔ اپنی موت کے ہزاروں سال بعد بھی وہ ثواب حاصل کرتے چلے جائیں گے“!

خاکسار برکت علی خاں فنانشل سیکرٹری تحریک جدید۔

مختصر فہرست کتب فاروق بک ایجنسی

تبلیغ رسالت کی چار جلدیں } جن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ معرکۃ الآراء اشتہارات جمع کر دیئے ہیں۔ جو حضور نے صداقت اسلام اور منکرین پر اپنی صداقت کے لئے ۱۸۹۸ء سے لے کر ۱۹۰۸ء یوم وفات تک شائع کر کے اتمام حجت کی۔ یہ اشتہارات ایسے نایاب ہیں۔ جن کا آج دستیاب ہونا ناممکن ہو گیا ہے۔ خدا کے فضل سے خاکسار ایڈیٹر فاروق نے ان سب کو بڑی تلاش کے بعد بہم پہنچا کر محفوظ کر دیا ہے۔ چاروں جلدوں کی اصلی قیمت۔ ۸ للعہ

التشریح الصحیح } حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے جن ۲۹ الہامات پر غیر احمدی مولوی اور ان کے دام افتادہ ہمیشہ اعتراض کرتے رہتے ہیں۔ ان کے تمام اعتراضوں کے عقلی و نقلی مکمل اور مدلل اور مفصل جوابات چند نسخے باقی ہیں قیمت ۸

التنقید } مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے رسالہ قبر مسیح کا مسکت و دندان شکن جواب از قلم فاضل راجیکی۔ ۳ر

صادق کلمات } مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے رسالہ ہفوات مرزا کا جواب لاجواب۔ ۴ر

فیصلہ خدائی بر مسلمات ثنائی } امرتسری کے مسلمات پر خدا نے جو آخری فیصلہ فرمایا کہ ثناء اللہ کو زندہ رکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو ثابت کر دیا۔ اسکی مکمل بحث اور اس کے ساتھ حضرت اقدس ہی کے اصلی خط کا عکس اتار کر شامل کیا گیا ہے۔ نایاب۔ ۴ر

چودھویں صدی کا یہودی } مولوی ثناء اللہ نے ایک رسالہ چودھویں صدی کا مسیح شائع کیا تھا۔ اس کے مقابلہ میں یہ رسالہ امرتسری کی شان میں لکھا گیا۔ ۳ر

احمدی نمبر اول } یہود و نصاریٰ کے ساتھ غیر احمدی علماء کی مماثلت حسب پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ثابت کی گئی ہے۔ ۲ر

بحر حقیقت } محمد علی مونگیری علیہ ما علیہ کے مریدوں کے ایک رسالہ کا جو حضرت اقدس کے خلاف شائع ہوا تھا۔ تحقیقی جواب۔ ۴ر

تنقید صحیح } فرقہ بابیہ نے ایک رسالہ سلسلہ احمدیہ کے خلاف لکھ کر یہ ثابت کرنے کی بے سود کوشش کی تھی۔ کہ مہدی و مسیح دو وجود ہیں۔ ایک علی محمد باب دوسرا بہاء اللہ۔ اس کے جواب میں مولوی جلال الدین صاحب شمس سابق مبلغ دمشق نے یہ لاجواب رسالہ لکھا ہے۔ جس کی تردید بابیوں سے نہ ہو سکی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ثبوت دیا گیا ہے۔ نیز بابی مذہب سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے یہ رسالہ عجیب ہے۔ ۸ر

ازہاق الباطل } مولوی محمد علی صاحب امیر پیغام کے سابقہ عقائد جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت و رسالت حقیقی کا اقرار ہے۔ ۲ر

تارپیڈو } چھوت چھات کے متعلق یہ وہ رسالہ ہے۔ جس نے پنجاب میں اس قدر مقبولیت حاصل کی۔ کہ اب چوتھی دفعہ طبع کرایا گیا ہے۔ ہر مسلمان کے ہاتھ میں یہ رسالہ ہونا ضروری ہے۔ ۲ر

ویدک توحید کا آئینہ } دیکھنے کے قابل ہے۔ رد آریہ سماج کے لئے۔ ۲ر

دھرمپال کا کچا چٹھا۔ قابل دید ہے۔ ۱ر

اظہار الحق } ایک احمدی لڑکے کا نکاح ایک غیر احمدی عورت سے ہوا تھا۔ اس کا مقدمہ لمبے عرصے تک ریاست بہاولپور میں رہا ہے اس مقدمہ میں جو تحریری بیان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے احمدیوں کے مسلمان ہونے کا اور مخالف فریق کے پیش کردہ وجوہات کفر کی تردید کا مکمل طور پر عدالت میں پیش کیا گیا ہے اس نام سے شائع ہوا ہے۔ ہر احمدی کے مطالعہ کے قابل ہے۔ ۱۲ر نایاب چند جلدیں ہیں۔

مشین گن } رد آریہ مذہب میں لاجواب کتاب انعامی دو سو روپیہ ۴ر

بٹالوی کا انجام } مولوی محمد حسین بٹالوی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کا حرف بحرف پورا ہونا محمد حسین متوفی کی قلم سے اس کتاب میں دکھایا گیا ہے۔ جو قابل دید ہے۔ ۵

تجلیات رحمانیہ } مولوی ثناء اللہ کے رسالہ شہادات مرزا وغیرہ کا قابل دید جواب از قلم مولوی اللہ دتا صاحب فاضل جالندھری۔ ۶ر

آئینہ حق نما جواب الہامات مرزا } مولوی ثناء اللہ امرتسری کے مایہ ناز رسالہ الہامات مرزا کا مکمل مفصل۔ مدلل جواب جو خلافت اول کے زمانہ میں طبع ہوا۔ ۳۰۰ صفحہ کی بڑی ضخیم کتاب ہے۔ افسوس کہ اس کا ٹائیٹل پھٹ گیا ہے۔ قیمت عہ ر

پیغام نمبر } پیغامیوں نے جو پچھلے دنوں ایک فتنہ اٹھایا تھا۔ اسکی تمام روئداد مکمل دو نمبروں میں۔ جس میں مباہلہ کی دعوت تھی۔ ۲ر

بلعم ثانی } ڈاکٹر عبد الحکیم پٹیالوی مرتد کی پیشگوئی کی لاجواب اور مکمل تردید۔ ۴ر

فتنہ احرار اور گورنمنٹ } کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے چار تاریخی خطبے جو حضور نے اول اول فرمائے تھے۔ مع واقعات احراری کانفرنس قادیان۔ ۴ر

خلافت محمود و مصلح موعود۔ مولوی محمد علی صاحب امیر پیغام کے رسالہ المصلح الموعود کا قابل دید جواب۔ ۸ر

مباحثہ مونگیر } صوبہ بہار میں جو غیر احمدیوں سے عظیم الشان مباحثہ ہوا تھا۔ قابل دید۔ ۸ر ہر دو حصہ

تنبیہہ زبان دراز۔ رد آریہ ۱۰ر

رسالہ گوشت خوری۔ رد آریہ ۲ر

مسلمان کا پیغام سکھ صاحبوں کے نام۔ ۲ر

تحفہ مستریاں } مستریان مباہلہ کے واقعات صحیحہ اور ان کی درخواست مباہلہ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ اور قرآن و حدیث اور شواہد و نظائر سے ناقابل تردید جواب ۵ر

حمائل شریف معرا } بلا ترجمہ خوشخط موزون تقطیع عہ ر

حمائل شریف مترجم } نہایت خوشخط ترجمہ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب۔ عہ ر

حمائل شریف مترجم } جیبی تقطیع ترجمہ حضرت حافظ روشن علی صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ عہ ر

بطالوی کا انجام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی محمد حسین بٹالوی کے نام سے سلسلہ کا ہر فرد واقف ہے۔ یہ وہ شخص تھا۔ جس نے سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید اور تصدیق کی۔ براہین احمدیہ پر ایک زبردست ریویو لکھا۔ مخالفین حضرت صاحب کے اعتراضات کے جوابات دیئے۔ خدا کی شان یہی وہ شخص تھا۔ کہ جس نے اول المکفرین بن کر تمام ہندوستان پنجاب کے علماء سے آپ کے خلاف فتویٰ کفر لے کر کفر نامہ شائع کیا۔ جس کے بعد خداوند تعالےٰ نے اسکی ذلت اور بدانجامی کی حضور علیہ السلام کو اطلاع دی۔ اور حضور نے اس کو شائع کر دیا۔ جس کے مطابق اس کا وہ انجام ہوا۔ کہ مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا زبردست نشان بن گیا۔ اس نشان کو جس سے دنیا ناواقف تھی۔ خدا کے فضل سے میں نے مندرجہ عنوان نام کتاب میں لکھ کر طبع کرا دیا ہے۔ کتاب مذکور کے مضامین کی مختصر فہرست ناظرین کے ملاحظہ کے لئے پیش کرتا ہوں۔ اس سے اندازہ کر لیں۔ کہ یہ کتاب کیسی ہے۔ قیمت فی نسخہ صرف ۵ر ہے۔ ایک روپیہ کی چار۔ جو دوست ایک کتاب منگوانا چاہیں۔ وہ ۶ر کے ٹکٹ ڈاک بھیجکر منگا لیں۔ اور زائد منگانے والے بذریعہ وی۔ پی طلب کریں۔ وی۔ پی پر محصولڈاک بحساب فی کتاب ایک آنہ۔ اور علاوہ اس کے وی۔ پی پر (۲ سے ۴ کتاب تک) خواہ کتنی کتابیں منگائیں۔ ۵ر زیادہ ہوں گے۔ پتہ :۔ دفتر قادیان ضلع گورداسپور۔

مختصر فہرست مضامین کتاب مذکور

نمبر شمار	مضمون	نمبر شمار	مضمون
۱	باب اول۔ ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللّٰہ کذبا الآیۃ کا منشا	۱۵	شیخ مہر علی رئیس ہوشیارپور کو مرزا صاحبؑ کے خلاف نالش کرنے کی بطالوی کی طرف سے تحریک۔
۲	مفتری علی اللّٰہ بامراد نہیں ہوتا		
۳	فلاح کے معنے کیا ہیں؟	۱۶	مولوی ثناء اللّٰہ کی ہتک عزت کرنے کا دعویٰ کرنے کی تحریک۔
۴	مولوی ثناء اللّٰہ کی قلم سے کامیابی اور ناکامی سے مراد۔	۱۷	بطالوی کا حکام سے واویلا۔
		۱۸	بطالوی کی اہلحدیث سے فریاد
۵	حضرت مرزا صاحبؑ اور محمد حسین ؐبٹالوی کا دعویٰ۔	۱۹	بطالوی کا گورنمنٹ کو اکسانا۔
		۲۰	بطالوی کی وائسرائے نالہ وزاری۔
۶	حضرت مرزا صاحب کی مراد بطالوی کی قلم سے	۲۱	مرزا صاحبؑ کی کامیابی پر بطالوی کی گواہی
۷	ہر ایک کام کی کوئی غرض ہوتی ہے۔	۲۲	مسیح موعودؑ کے ساتھ خدا کی نصرت
۸	کیا خدا پر افترا کر کے مراد مل سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔	۲۳	باب سوم۔ بطالوی کا عروج و اقبال و تباہی و زوال
۹	حضرت مسیح موعودؑ کی مراد پوری ہوئی یا نہیں؟	۲۴	بطالوی کی نامرادی۔
۱۰	حضرت مسیح موعودؑ کی کامیابی پر بطالوی بطالوی کی گواہی۔	۲۵	بطالوی کی ظاہری شان و عروج۔
		۲۶	بطالوی کی حضرت مسیح موعودؑ سے مخالفت کی ابتداء۔
۱۱	باب دوم۔ حضرت مسیح موعودؑ کا آغاز و انجام۔	۲۷	بطالوی کے خطرناک انجام کی خدا سے اطلاع
۱۲	حضرت مرزا صاحبؑ کی پاکیزہ زندگی پر بطالوی کی شہادت۔	۲۸	باب چہارم۔ بطالوی کی خانہ ویرانی کی پیشگوئی۔
۱۳	بطالوی کا بڑا بول کہ میں نے مرزا صاحب کو آسمان پر چڑھایا ہے۔ اور میں ہی زمین پر گراؤں گا۔	۲۹	بطالوی کی اولاد جسمانی پر تربیت کا اُلٹا اثر
		۳۰	بطالوی کے قتل کا منصوبہ اس کے بیٹوں کی طرف سے۔
۱۴	بطالوی کی ناکامی و نامرادی۔	۳۱	بطالوی کی اولاد کی اسم وار کارگذاریاں

۳۲	بطالوی کی اولاد نسوان اور تینوں دختروں کا اعمالنامہ۔	۴۹	باب ہفتم۔ الہام انی مہین کی تصدیق کا پی نامہ بطالوی۔
۳۳	بطالوی کے دامادوں کی حالت	۵۰	بطالوی کا مسجد سے اخراج۔
۳۴	بطالوی کے دو بیٹوں عبد الباسط اور ابو اسحاق کی ہسٹری۔	۵۱	باب ہشتم۔ بطالوی کے متعلق چشم دید حالات و مؤلف سے ملاقات۔
۳۵	مدرسہ قادیان اور بطالوی کے فرزندان	۵۲	تیسری ملاقات اسٹیشن امرتسر پر۔
۳۶	خدا کا قہری نشان اور بطالوی کا بیان	۵۳	چوتھی ملاقات تکیہ خانہ بٹالہ پر۔
۳۷	بطالوی کی ذات میں عبرت خیز اضافہ	۵۴	باب نہم۔ دوسری ملاقات بطالوی کے مکان بٹالہ پر۔
۳۸	بطالوی کے دو بیٹوں کا انجمن احمدیہ لکھنؤ میں پہنچ کر پکڑا جانا۔	۵۵	بطالوی کا سودائے کرآنا۔
۳۹	خانہ ات ویراں تو در فکر دگر کی تصدیق	۵۶	بطالوی کی مسجد کا نظارہ۔
۴۰	ایں خانہ ہمہ آفتاب است۔ بطالوی کے دوازدہ امام و چہاردہ معصوم۔	۵۷	مسجد کا غسل خانہ یا پاخانہ
		۵۸	دکانداروں کا تقاضۂ نماز
۴۱	بٹالوی ایمان ناقابل بیان۔	۵۹	بطالوی کی خاص تخلیہ کی نشست گاہ۔
۴۲	چور کی ڈاہڑی میں تنکا۔	۶۰	بطالوی کی ریش مبارک کا خاک آلود ہونا،
۴۳	باب پنجم۔ بطالوی کی روحانی اولاد۔	۶۱	عیسائیوں کی حمایت میں اسلام کے خلاف بطالوی کی گواہی اور ذلت
۴۴	وزیر آبادی نابینا بطالوی کا روحانی فرزند		
۴۵	دیگر روحانی فرزندوں کا حال	۶۲	باب دہم۔ بطالوی کا انجام اور موت۔
۴۶	بطالوی کا امرتسری روحانی فرزند۔ باب ششم	۶۳	بطالوی کی قبر کنجروں کے تکیہ میں۔
۴۷	امرتسری کا بیٹا ہونے سے انکار۔	۶۴	بطالوی کی خانہ ویرانی اور نحوست کی ارزانی
۴۸	بطالوی کا باپ بننے پر اصرار		

قیمت فی تولہ دو روپیہ — چھوٹی شیشی ایک روپیہ

سرمہ نور رجسٹرڈ

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کا بابرکت نسخہ اور حضور ہی کے مبارک نام سے وابستہ اطباء، ڈاکٹر۔ رؤساء۔ امراء۔ عوام الناس اور بڑی بڑی بزرگ ہستیوں کو گرویدہ اور گاہکوں کو مجسم اشتہار بنا رہا ہے

ضعف بصر۔ ککرے۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال۔ اندھراتا۔ ناخنہ۔ سرخی۔ خارش۔ پانی بہنا وغیرہ اور نظر کو بڑھاپے تک قائم رکھنے میں بےنظیر ہے

منی آرڈر یا ٹکٹ بھیجکر آرڈر دینے والوں کو محصولڈاک کی بچت ہوگی

ملنے کا پتہ :۔ شفاخانہ رفیق حیات قادیان (پنجاب)

گورنمنٹ انجینئرنگ سکول رسول

جو احباب انجینئرنگ لائن میں اپنا مستقبل بنانے کے لئے رسول انجینئرنگ سکول میں داخل ہونا چاہتے ہوں۔ یا اکتوبر ۱۹۴۰ء سے شروع ہونے والے نئے سیشن میں داخل ہونے کے لئے جانے والے ہوں۔ وہ کسی قسم کا مفید مشورہ حاصل کرنے کے لئے مجھ سے خط و کتابت فرماویں۔ میکلیگن انجینئرنگ کالج مغلپورہ میں داخل ہونے کے بارے میں یا دوسری انجینئرنگ لائنز میں کیریر بنانے کے لئے بھی مشورہ فرما سکتے ہیں۔

خط لکھتے وقت اپنی عمر۔ صحت۔ علمی قابلیت۔ تجربہ۔ طبعی میلان اور اقتصادی حالت کے متعلق مفصل لکھیں۔ خاکسار مظفر الدین احمدؐ گورنمنٹ سکول آف انجینئرنگ۔ رسول۔

(اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں باہتمام مولوی عطاء اللہ خاں مولوی فاضل منشی فاضل پرنٹر چھپوا کر میر قاسم علی ایڈیٹر و پبلشر نے فاروق منزل قادیان سے شائع کیا)